لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۳ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۳ صفر ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday, January 22, 1913

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۳ صفر ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, January 22, 1913

فہرس

—:*:—

شذرات	۱ - ۴
مقالۂ افتتاحیہ	
فاتحۂ جلد جدید (۳)	۵
مقالات	
سیرۃ نبوی	۷
قطرات اشک	۱۴
شئون عثمانیہ	
مظالم سرویا	۱۶
سالونیکا کے چھکی خانہ میں چوری	"

تصاویر

— * —

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی	۸
مسجد جامع سلیم (ایڈریا نوپل)	۳

انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کا پیغام

مسلمانان ہند کے نام

(بنام الہلال کلکتہ)

ہم ہندوستانی مسلمان بھائیوں کی اس گرمجوشی کے اظہار کے لئے جو انسے ترک مہاجرین کے لئے چندہ جمع کرنے میں ظاہر ہوئی نہایت ممنون ہیں اور آپ ہماری اس ممنونیت کا پیغام یقیناً ان تک پہنچادینگے - جنگ کی وجہ سے بہت سے بے خانماں ہوگئے ہیں اور نہایت سخت و شدید مصائب میں گرفتار ہیں مفصل کیفیت روانہ کی جاتی ہے - ہندوستان سے روپیہ جمع کرنے والوں کو آپ ہدایت کردیں کہ وہ روپیہ سنٹرل افس عثمانی انجمن ہلال احمر استنبول کے نام روانہ کریں جس کی وجہ سے ملنے میں بہت اسانی ہوتی ہے - روپیہ دینے والوں کی مفصل فہرست بھیجیے -

نسیم عمر وائس پریسیڈنٹ

انجمن ہلال احمر عثمانی ادارۂ مرکزی

شذرات

—:*:—

ہفتۂ جنگ

بالاخر دول یورپ نے اپنا آخری متفقہ نوٹ ترکی کو دیدیا ہے : استکبارا فی الارض و مکر السیئ (۳۵ : ۴۱) " اخری وقت " اور " فیصلہ کن وقت " مہینوں سے ہماری زبانوں پر ہے ' مگر سچ یہ ہے کہ اخری وقت پہلے نہ تھا ' اب آیا ہے - یہی چند ایام عاجلہ ' جو یاس و بیم کے عالم میں گذر رہے ہیں ' ذرا سے بقیۂ اسلامیہ کیلئے کامل اور حقیقی معنوں میں فیصلہ کن ہونگے : ہنالک ابتلی المسلمون و زلزلوا زلزالا شدیدا (۲۳ : ۱۲)

درحقیقت اسلام کو یورپ سے خارج کردینے کیلیے جس صلیبی اتحاد کی ضرورت تھی ' اور جس کو مسئلۂ مشرقی کی پیچیدگی اور دول یورپ کی باہمی رقابت ابتک قائم نہیں ہونے دیتی تھی ' اب وہ پورے طور پر مکمل ہوگیا ہے ' اور یہ متفقہ نوٹ اسکا اعلان جنگ ہے - یورپ انتظار کرتے کرتے اسلام کی سخت جانی اور اپنی رقابتوں سے اکتا گیا تھا ' اسلیے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ' اگر اب وہ اور انتظار کرنا نہیں چاہتا - لیکن ہزار تعجب باب عالی کی موجودہ حکومت پر ہے ' اگر وہ آخری فیصلہ کن وقت کیلیے کسی اور وقت کا انتظار کرے ' اور پھر اسکے بعد اور کیا باقی رہجاتا ہے کہ اسکے بچاؤ کیلیے ذلت کی مہلت ' اور بے بسی کے انتظار کو طول دیا جاے ؟

دول کا یہ نوٹ انتہائی سختی کے ساتھہ فیصلہ کن حکم ہے - یا تو یورپ کے دعوے کیلیے خود یورپ کے جج کا فیصلہ تسلیم کرلیں ' یا پھر یورپ کی ہمدردیوں سے مایوس - صاف صاف طور پر نوٹ میں اسکا بھی اشارہ کردیا ہے کہ اگر باب عالی نے دول کے احکام کی تعمیل نہ کی ' تو خود قسطنطنیہ کیلیے خطرہ ہوگا ' اور ایشیائی صوبجات میں جنگ پھیل جاے گی -

جنگ و صلح کے فیصلے کیلیے جو قومی مجلس تجویز کی گئی ہے اسکا فیصلہ ابتک معلوم نہیں - ۱۹ - کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمانی وزیر خارجیہ نے دول کے نوٹ کے جواب کا مسودہ مجلس وزرا میں پیش کردیا ہے - جواب کا لہجہ گو نرم اور التماسانہ ہے تاہم ایڈریانوپل اور جزائر ایجین کے دیدینے سے انکار کیا ہے او

لکھا ہے کہ " ایڈریا نوپل میں بلغاري آبادي بہت کم ہے ' اسکے قلعے نا قابل تسخیر ہیں اور حملے سے بے خوف - اسمیں سلاطین عثمانیہ کے مقبرے اور اسلام کي یادگاریں ہیں - پھر پاي تخت کا دروازہ اور قسطنطنیہ کي کنجي ہے - ان اسباب کي بنا پر کیونکر بلغاریا کے حوالے کردیا جاے ؟ "

افسوس کہ ہمارے دل کا اضطراب مجنونانہ ہے ' اور ہم اپنے جگر کا کوئي ٹکرہ قسطنطنیہ نہیں بھیج سکتے - یہ قطعي ہے کہ اب عثماني قوا شتلجہ میں نہایت مستحکم ہیں' اور بلغاریا کي فوجي قوت کا خاتمہ ہو گیا ہے - یہ بھي حتمي ہے کہ اگر یورپ سامنے آیا تو پھر تمام اسلامي ممالک میں با وجود ہمہ غفلت و بے حسي ' آگ لگ جاے گي اور یہ ایک فیصلہ کن ہلال و صلیب کا مقابلہ ہوگا ' اور سب سے زیادہ یہ کہ مصلحت شناسي ' انتظار' مہلت طلبي ' اور تحفظ بقایا ' اسی وقت تک ہے ' جب تک کہ ائندہ کیلیے کچھہ امید ہو' اور اب اسکے بعد ترکي کے پاس عزت و زندگي کي کونسي متاع باقي رہجاے گي ' جسکے بچانے کیلیے وہ موت پر زندگي کو ترجیح دے ؟ پھر کیوں نہ قسطنطنیہ کي گلیاں لاشوں سے بھر جائیں اور کیوں نہ عزت کي موت کو ذلت کي زندگي پر ترجیح دینے والوں کے خون میں تیر نے لگیں ؟ وعسی ان تکرهوا شيئا وهو خير لكم وعسی ان تحبوا شيئا وهو كره لكم' والله يعلم و انتم لا تعلمون (۲ : ۱۱۲)

ہم اس وقت تک متعدد تار مختلف لوگوں کے نام بھیج چکے ہیں - وزارت کے نام بھیجنا لاحاصل تھا' کیونکہ وہ خود اس مسئلے میں ایک فریق ہے - اسلیے سبیل الرشاد ' اقدام ' طنین ' اور جون ترک کے نام بھیجے ہیں - نیز مصباح الدین شریف بے سابق ممبر پارلیمنٹ عثماني کے نام ' جن کے ساتھہ عرصے سے ہماري خط وکتابت تھي مگر وہ سعید پاشا کي وزارت کے شکست کے بعد قسطنطنیہ سے چلے گئے تھے' اور پچھلي ڈاک میں انکے خط سے انکي آمد کا حال معلوم ہوا ہے - امید ہے کہ آئندہ اتوار کي ڈاک میں وہ حسب وعدہ تفصیلي چٹھي روانہ کریں گے اور ہم کو اسکي اشاعت کا موقعہ ملیگا -

فوجي مجلس کے فیصلے کي نسبت بھي ہم نے انکو تار دیدیا ہے کہ بمجرد اطلاع کے ہمکو مطلع کردیں -

---

انجمن اتحاد وترقي

انجمن اتحاد و ترقي معلوم ہوتا ہے کہ باوجود کامل پاشا اور اسکے پس پردہ حامیوں کے شدید ترین استیلا اور قہارانہ مظالم کے ' اپني جانوں پر کھیل کر خدمت ملت و وطن کیلیے جد و جہد کرتي رہي - اور اسي کا یہ نتیجہ ہے کہ صلح کانفرنس میں آخري شرایط کے تسلیم کرنے سے انکار کردیا گیا ' اور اب تک باب عالي اپني موجودہ وزارت کي خواہش کے مطابق دول کے نوٹ کو تسلیم کرلینے کي جرأت نہ کرسکا -

ڈاکٹر (ڈین) نے (کنٹیمپریري ریویو) میں قسطنطنیہ کے موجودہ حالات کي نسبت ایک مضمون لکھا ہے' جسمیں وہ لکھتے ہیں :

" اجراے جنگ کے لیے نوجوان ترکوں کي سب سے پہلي کوشش یہ تھي کہ انہوں نے (پرنس سعید حلمي پاشا) کو وزیر اعظم کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ (شتلجا) میں استواري کے ساتھہ مدافعت کي ضرورت ثابت کریں ' اور مدافعت کا چارج (محمود شوکت پاشا) کو دے دینے پر مجبور کریں لیکن (کامل پاشا) نے نوجوان ترکوں کے نامزد کردہ شخص کي تقرري نا منظور کي - اسکے بعد انہوں نے دو با اثر شخص سلطان المعظم کے پاس بھیجے - اس مرتبہ سلطان المعظم متاثر ہوے اور انہوں نے محمود شوکت پاشا کا تقرر منظور کرلیا ' لیکن تاہم ابھي وزیر اعظم کو اسکي منسوخي کا موقع حاصل تھا اسلیے نوجوان ترکوں نے ولیعہد کي ہمدردي بھي حاصل کرنا چاہي مگر اسمیں انکو نا کامي ہوئي "

مزید تفصیل

اخبار رچ (سینٹ پیٹر سبرگ) کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ہے : " مجھکو ہلجیان آفندي سابق وزیر پبلک ورکس سے ' جنکو معہ دوسرے لیڈروں اور ہم منصبوں کے قید کیا گیا تھا' وزارت جنگ کے قید خانہ میں ملاقات کرنے کا موقع ملا - یہ ملاقات بہت دیرتک جاري رہي ' جسمیں دوسرے معزز قیدي بھي شریک تھے - بہت سے سابق وزیروں نے اپني گرفتاري کي وجہ اور بغاوت کا وہ الزام جو انپر لگایا گیا تھا' بیان کیا جو بالکل لغو اور بے معني تھا - انکا بیان ہے کہ کورٹ مارشل کے اکثر ممبر اس فوجي جماعت کے تھے جو نوجوان ترکوں کي جماعت کو تباہ کرنے پر تلے ہوے تھے - اس سے تین دن پیشتر یہ فیصلہ ہوچکا تھا کہ انکو جلا وطن کرکے قونیا بھیج دیا جاے - قیدیوں نے وزیر داخلہ سے درخواست کي کہ ہمارا معاملہ عوام کے روبرو پیش ہو' جسکا جواب یہ دیا گیا کہ یہ معاملہ میري طاقت سے باہر ہے اور اسکے لیے فوجي جماعت کو پورا اختیار ہے - باوجود اسکے سول حکام نے ہمدردي ظاہر کي - اول رسمي طور پر ایک مجسٹریٹ قیدیوں کے بیانات قلمبند کرنے کے لئے مقرر کیا گیا - مجسٹریٹ نے جرح کے وقت علانیہ اقرار کیا کہ میں اپني ڈیوٹي انجام دے رہا ہوں اور در اصل مجھے بذات خود آپکے خلاف کوئي بات ایسي نظر نہیں آتي جس سے قانوني مقدمہ کے لیے کوئي مفید مطلب بواري ہو - اسکے بعد کورٹ مارشل نے معاملات کو اپنے ہاتھہ میں لے لیا اور فیصلہ کردیا کہ انکو جلا وطن کرکے قونیا بھیج دیا جاے "

" لیکن اس تین دن کے عرصہ میں معاملات کي صورت بالکل بدل گئي - نوجوان ترکوں کي گرفتاري سے فوج میں ہل چل مچگئي - افسروں نے بلا کسي خوف کے کہدیا کہ اگر انکو رہا نہ کیا گیا تو ہم ابھي شتلجا چھوڑکر قسطنطنیہ واپس چلے جائینگے - ناظم پاشا نے خود بھي پرانے گروہ اور فوجي جماعت کي مخالفت کي - اب گورنمنٹ پر ثابت ہوگیا کہ فوج اسوقت ینگ پارٹي کا ساتھہ دینے پر آمادہ ہے اور انکي ضرر رساني کا خیال کرنا گویا اپني ضرر کا خیال ہے - یہ دیکھکر حکم دیا کہ کورٹ مارشل نے پرانے ممبروں کو سواے پریسیڈنٹ کے موقوف کردیا جاے اور بجاے انکے وہ نئے ممبر منتخب کئے جائیں جنکا تعلق کسي جماعت سے نہ ہو - پریسیڈنٹ نے قیدیوں سے ملاقات کي اور بیان کیا کہ آپ صاحبوں کا معاملہ نا مناسب طور سے بڑھگیا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپکي رہائي میں اب دیر نہ ہوگي " اس چٹھي میں کوئي تاریخ نہیں ہے مگر آگے چلکر اسکا بیان ہے کہ اب وہ سب رہا کردیے گئے -

اسکے بعد نامہ نگار لکھتا ہے : " برابر شام تک گفتگو جاري رہي - آخر ایک افسر اندر آیا اور ادب کے ساتھہ کچھہ فاصلہ پر کھڑا ہوگیا - ہلجیان افندي نے اسکي طرف دیکھا - افسر نے مہذبانہ لہجہ میں کہا کہ " دروازہ بند کرنے کا وقت آگیا ہے اور اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو ملاقات کے لئے دوسرا وقت قرار دیا جاے " ہلجیان آفندي نے کہا کہ " جناب ایک لمحہ توقف کیجیے " افسر نے پھر ادب کے ساتھہ جواب دیا کہ " معاف فرمایيے ' میں جناب کے لفظ سے مخاطب کئے جانے کے قابل نہیں ہوں ' آپکي رہائي کي خبر میرے لیے ایک مژدہ جانفزا ہوگي "

اسي طرح برنیر تگبلت کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ہے :

" یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہاں ینگ پارٹي کي طرفداري میں بے حد جوش بڑھگیا ہے ' جسکا ثبوت اس سے ظاہر ہے کہ شریف

پاشا سابق جنرل نے جب ینگ پارٹی کے خلاف بغاوت کو سر سبز هوتے نہ دیکھا تو اخرکار تھک کر پیرس واپس چلا گیا - سنیچر کے دن طلعت بک نے جنکو غلطي سے گرفتار کیا گیا تھا اور جو پھر رہا کردیے گئے هیں ' ناظم پاشا اور انیس بک ' ایک پرانے افسر اور کمیٹي کے بارسوخ لیڈر سے ملاقات کي - انکو بھي مثل دوسروں کے قید کیاگیا تھا اور اسوقت ناظم پاشا نے انکو بعض امور میں مشورہ کرنے کے لیے طلب کیا تھا - یہ مجالس نہایت اهم اور معني طلب هیں اور ساتھہ هي خوفناک بھي خیال کي جاتي هیں "

ایک اور جرمنی اخبار کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ہے :

" بابعالی نے اسکا فیصلہ کرلیا ہے کہ ایڈریا نوپل اور قرق کلیسا کو کسي شرط پر بھي نہ دیا جاے اور عثمانی گورنر جنرل کي ماتحتي میں مقدونیہ اور البانیہ کي خود مختاري پر زور دے -

بابعالي اور یوروپین سفارت خانوں میں یہ خیال ہے کہ لندن کانفرنس کا خاتمہ قریب ہے اور لڑائي کي تجدید قریب قریب ناگزیر - ترکي جنگي طیاریاں اور دول عظام کا اپنے جہازات ابتک باسفورس سے هٹانے میں دیر کرنا اسکي دلیل کے لیے کافي ہے "

آگے چلکر یہي نامہ نگار لکھتا ہے :

" اس کشیدگي کے ساتھہ ساتھہ اندروني کارپردازوں کي پر زور کوششیں بھي جاري هیں - وزیر اعظم کامل پاشا کے ستارہ کو گہن لگنا شروع هوگیا ہے - چونکہ کامل اپنا وعدہ وفا نہ کرسکا اور برتش گورنمنٹ کي پشت پناهي نے اسکي امیدوں کا بالکل خون کردیا اسلیے خیال کیا جاتا ہے کہ اسي وجہ سے اسکا مزاج بہک گیا ہے اور بات بات پر اپنے جان نثار دوستوں مثلاً شیخ الاسلام جمال الدین سے بگڑ پڑتا ہے - ساتھہ هی اسکے ناظم پاشا کا هاتھہ بھي اسکي مخالف پارٹي یعني کمیٹي کي دوبارہ تعمیر میں مدد کر رہا ہے - اگر گورنمنٹ نے لندن کي صلح میں کافي زور نہ دیا تو فوجي جماعت بہت جلد وزارت پر غالب آجائیگي - في الحال محمود شوکت پاشا و عزت پاشا کی بابت خیال ہے کہ اسکے قائم مقام اور سرگروہ یہي هیں " و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

سالونیکا میں طوائف الملوکي

— * —

فرانسیسي اخبار (ارتو کرسل) کو معلوم هوا ہے کہ (سالونیکا) میں اسوقت سخت طوائف الملوکي کا دور دورہ ہے - چنگي خانہ کي آمدني کي بابت یونانیوں اور بلغاریوں میں باهمي فساد اسقدر بڑھگیا کہ آخر چنگي خانہ بند کر دینا پڑا -

---

سرویا اور البانیہ

— * —

اخبار مذکور کو یہ بھي معلوم هوا ہے کہ چند البانیوں نے ایک سروي بٹری پر حملہ کرکے افسر کو قتل کر ڈالا اور بٹري کو پہاڑ پر

یورپ کي سلطنتوں کا یہ دعوي ہے کہ انکے نظام حکومت میں

بارها گفتہ ام و بار دگر مي گویم.

مذهب کو دخل نہیں اور اسلیے وہ مسیحي اور غیر مسیحي ' دونوں کے ساتھہ یکساں برتاو کرتي هیں ' لیکن اس دعوے کي تکذیبات کے دفتر بے پایاں میں سے ایک تازہ ترین واقعہ موجودہ جنگ مسیحیت و اسلام بھي ہے - گو یورپ ایشیائي خطرہ کے فرضي دیو سے همیشہ ڈرتا رہا ہے ' اور گو اسوقت اسلامي دنیا کا بیشتر حصہ عیسائي سلطنتوں کے زیر حکومت ہے ' مگر تاهم جب شاہ فرڈیننڈ نے صلیب کے نام سے علم جنگ بلند کیا ' تو تقسیم عمل کے طلائي اصول کي بنا پر سپاهیوں نے اپني جانوں سے ' پبلک نے روپیہ سے ' مدبروں نے مشوروں سے ' سلطنتوں نے سازش ' ناطرفداري ' مداخلت ' اور متفقہ کارروائي سے ' اور اخبارات نے خلاف اسلام هجو آمیز و نفرت انگیز مضامین کي اشاعت سے اس صلیبي جنگجو کي مقدس معاونت کي -

دوران جنگ میں انگلستان کے اخبارات اسلام کے خلاف اپنے قلم کو جس جہادي جوش سے صرف عداوت کرتے تھے ' اس کا اندازہ ان چند اقتباسات سے هوگیا هوگا ' جو هم گذشتہ نمبروں میں شائع کرچکے هیں ' اور اب تو تمام دول یورپ اپني بلقاني ذریات کو سامنے سے هٹا کر خود اس جنگ کا مقدمۃ الجیش بن گیا ہے -

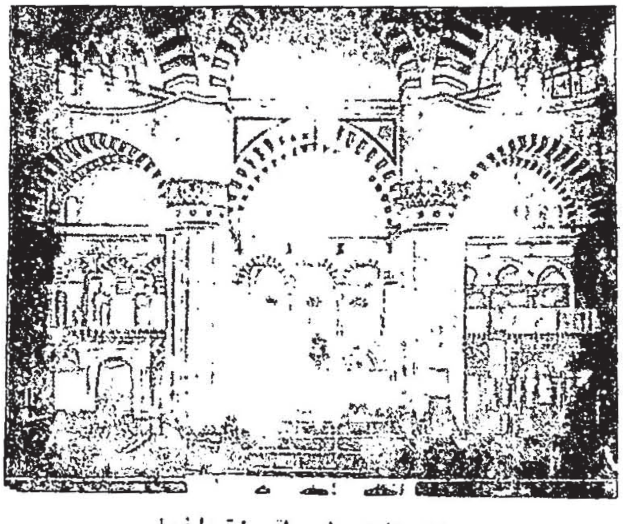

مسجد جامع سلیم واقع ایڈریا نوپل

جس کے منارۂ توحید پر نہیں معلوم چند گھنٹوں کے بعد (اسلامي عظمت کي صدها یادگاروں کي طرح) علم صلیب کا معکوس هو جاےگا ' یا پھر اسکي تقدیس و عظمت ' آل عثمان کي سب سے بڑي اور آخري قرباني کے بعد ' همیشہ کیلیے پائدار و برقرار هو جاے گي -

روس کے اخبارات بھي اپنے همعصر و همساز انگریزي اخبارات سے پیچھے نہیں رہے اور اسقدر شدید لہجہ میں اسلام کے خلاف مضامین لکھے کہ روس ایسي گورنمنٹ کے ماتحت مسلمان رعایا (باوجود سخت سے سخت جبر و استبداد کے عادي هونے کے) برداشت نہ کرسکي ' اور اخبار (اوو نبرگ) اور (موسکو) میں مضطربانہ صداے اعتراض بلند کي - مگر انکے اعتراض کا بھي وهي حشر هوگا ' جو مسلمانان هندوستان کے اعتراض کا هوا ہے -

یورپ کي خود ساختہ خطرہ سے اسقدر بیخوفي ' اور عداوت اسلام کے اظہار میں اسدرجہ بے باکی نہ تو تعجب انگیز ہے اور نہ بے سبب - ایک طرف اسکے صدها مسلم نما ایجنٹ موجود هیں جو هر وقت مسلمانوں کو اسکي فرضي " نصفت پروري " اور " مسلم نوازي " کا یقین دلاتے رهتے هیں ' اور دوسري طرف وہ " لیڈر " هیں جو قوم کو جذبات کشي ' ملت فراموشي ' اور یورپ پرستي کي تلقین کرتے رهتے هیں - یورپ کا وہ دور جہالت گذر گیا جب کہ وہ مردوں کي روحوں سے ڈرتا تھا - اب اسکا دور ' دور علم و تمدن ہے اور صرف زندوں هي سے ڈرتا ہے - مسلمانوں نے عرصے سے اپني زندگي کا کوئي عملي ثبوت نہیں دیا ' اسلیے کوئي سبب نہیں کہ وہ انکو زندہ سمجھکر انکے ساتھہ زندوں کا سا سلوک کرے اور مردہ لاش سمجھکر ٹھکرا نہ دے - اگر آج مسلمان اپنے اعتراضات اور جذبات کو موثر بنانا چاهتے هیں تو انکا فرض ہے کہ وہ شور و فغاں کے ساتھہ زندگي کي کوئي حرکت بھي اپنے اندر پیدا کریں اور جلد سے جلد اسکا اعتراف کرائیں -

اصبروا و رابطوا ! یه تم سے کس نے کہدیا ھے که تم صرف آنسو ھي بہا سکتے ھو؟ حالانکه تمہارے پاس انکھه کے سوا اور بھي بہت کچھه ھے - کامل اتحاد ' مضبوط ارادہ ' عہد واثق ' اور اللہ پر اعتماد ' یہي چیزیں ھیں جنکے اندر دنیا کي عظیم الشان قوتیں پوشیدہ ھیں ' اور خدا نے تم پر کچھه انکا دروازہ بند نہیں کردیا ھے -

مستقل جوش اور کامل اتحادي قوت کے بعد اولین شي جو اس وقت مسلمانان ھند کے جذبات کو موثر بناسکتي ھے ' یورپین مصنوعات کا (بائیکاٹ) ھے - ھزاروں رزولیوشن اور عرضداشتوں کے ڈھیر سے ایک دن کا متحدہ و متفقه بائي کاٹ زیادہ کارآمد ھے - مسلمانوں نے اس وقت تک کتنے ھي جلسے کیے ' اور کتنے رزولیوشنوں کي نقل انگلستان بھیجي ' لیکن اشارہ و کنایه ھي میں نہیں بلکه صاف صاف لفظوں میں کہدیا گیا که ھندوستان کي خاطر کچھه انگلستان اپنے روسي اتحاد کے فوائد ضائع نہیں کرسکتا ' لیکن اگر اسکي جگهه پوري قوت اور اتحاد کے ساتھه بائیکاٹ کا اعلان کیا جاتا اور بنگالیوں کے گذشته بائیکاٹ کے طرح نا ممکن العمل کاموں میں نہیں ' بلکه ممکن العمل حد تک اسپر عمل شروع کردیا جاتا تو یه یقیني ھے که انکے انسوؤں کو اس حقارت سے نه ٹھکرایا جاتا - موجودہ عہد تجارت کا یه ایک اصلي حربه ھے جو خود یورپ نے ھمکو دیا ھے ' اور آج در اصل یورپ کے ایوانہاے سیاست پر بھي اُسکے میلوں اور کارخانوں کي حکومت ھے - انگلستان کو یقیناً آپکي پروا نہو کیونکه آپنے اپني حالت سے اسے پروا کرنے کا عادي نہیں بنایا لیکن منچسٹر اور لنکا شائر کے تو ایک ادنے سے ادنے نقصان کي بھي پروا کرنے پر وہ مجبور ھے - جو دھواں وھاں کے کارخانوں کي چمنیوں سے نکلتا ھے ' وہ کچھه آپکے بے سود آہ و فغاں کا دھواں نہیں ھے -

یه بالکل غلط خیال ھے که بنگالیوں کا بائیکاٹ نا کام رھا ' اور وہ کوئي مفید مقصد اثر حکومت پر نه ڈال سکا - ھم اس بارے میں جو شمار و اعداد اور بعض نقشے طیار کرا رھے ھیں ' انکي اشاعت کے بعد اندازہ کیا جا سکے گا که کس درجه قوي اور ناقابل انکار نتائج عملي طور پر بائیکاٹ سے حاصل ھوے اور باوجود بنگالیوں کي موجودہ افسردگي کے ' اب بھي اس تحریک کي برکت سے کیا کیا نتائج حاصل ھو رھے ھیں ؟

البته ضرور ھے که عہد واثق ھو ' اور عزم راسخ ' اور ھر شخص انتہائي قوت کے ارادے کے ساتھه قسم کہا لے که " وہ آجکي تاریخ سے سواے اُن حالتوں کے جنکے لیے وہ مجبور ھے ' اور تمام یورپ کي بني ھوئي چیزوں کا خریدنا ترک کردیگا ' اور دیسي اشیا کے استعمال میں مال اور ارائش و نمایش کي اُسے جس قدر قرباني کرني پڑیگي ' اپنے جانونکي قرباني کرنے والے بھائیوں کي یاد میں ' اسے برداشت کرلیگا "

اگر اس تحریک کے ھزارھا فوائد سے قطع نظر بھی کرلیاجاے جنکے بیان کرنے کیلیے دفتر کے دفتر چاھئیں ' تو بھي صرف یہي ایک خیال مسلم و مومن دل کیلیے کیا کم ھے که اگر آج اور اُن سے کچھه بن نہیں آتا تو کم ازکم دشمنان اسلام کی اعانت تو نه کریں -

آج تمام یورپ جو کوس لمن الملك الیوم بجا رھا ھے ' اسکا اولین سبب اسکي تجارتي حکمراني ' اور اسکے ذریعه تمام مشرق سے جاب دولت ھے - پھر اگر آج تم یورپ کي تجارت کو فروغ دیتے ھو ' اور اسکي مصنوعات کو خریدتے ھو تو اسکے یه معنے ھیں که تم صریح طور پر اُس قوت کے پیدا کرنے اور بڑھانے میں شریک ھوتے ھو ' جو اپنے استعمال کا سب سے پہلا مصرف تمہارے فنا ھي کو سمجھتي ھے -

قانون کي پوري پابندي کے ساتھه ' امن کے سچے طور پر دوست ھونے کے ساتھه ' اور گورنمنٹ کي وفادارانه اطاعت سے بغیر سرمو تجاوز کرنے کے ' یه ایک مفید ترین کام ' اور فرض اسلامي ھے جس کو تم انجام دیسکتے ھو ' اور جیسا که ھم لکھه چکے ھیں اور لکھینگے ' یه محض مصلحت اندیشانه پالیسي ھي نہیں ' بلکه موجودہ حالات کي بناپر داخل احکام شریعت ھے ' فمن شاء فلیومن و من شاء فلیکفر -

---

نامورران غزوۂ بلقان عثماني : غازي شکري بے کي تصویر و حالات کے سلسلے میں اس ھفتے نامور مدافع کے لکھنے کا ارادہ تہا ' چنانچه اسي خیال سے انکي تصویر کا گروپ (جسمیں وہ مع اپني پلٹن کے افسروں کے بیٹھے ھیں) ٹائیٹل پیج پر دیدیا گیا اور وہ سب سے پہلے چھپتا ھے - لیکن اب مضمون لکھنے کیلیے اس ترکي رسالے کو ڈھونڈھتا ھوں جسمیں انکے مدافعانه کار ناموں کي سرگذشت شائع ھوئي تھي تو سوء اتفاق سے نہیں ملتا - یا تو کسي غفلت کي نذر ھوا ' یا کہیں ھے اور ملتا نہیں - بہر حال اسکے سوا چارہ نہیں که اس تصویر کي رسالے کے اندر اشاعت کو آیندہ کیلیے ملتوي کردیا جاے -

---

مجاھد غیور ھندي : حاجي عبد الغني کا نام ھندوستان کے مسلمانوں کیلیے بالکل نیا ھے ' مگر انھوں نے اسلام کي جس پراني اور سیزدہ ساله روح غیرت کا ثبوت دیا ھے ' اسکے لحاظ سے ضرور ھے که لوگ انسے واقف ھوں ' اور انکي عزت کو اپنے دلوں میں جگهه دیں -

یه وہ جوان اسلام پرست ھے ' جس نے پچھلے دنوں باوجود ھر طرح کي بے سروساماني کے ' محض ولولۂ خدمت اسلام و ملت کے جوش میں طرابلس تک کا سفر اختیار کیا ' اور ھر طرح کے حوصله شکن مصائب برداشت کرکے (درنه) پہنچا ' وھاں دو ماہ تک غازي انور بے کي خدمت میں رھا ' اور اسکے بعد دسمبر کے اواخر میں مع الخیر ھندوستان واپس آیا : لا یستوي القاعدون من المومنین غیر اولي الضرر والمجاھدون في سبیل الله باموالھم و انفسھم ' فضل الله المجاھدین باموالھم و انفسھم علي القاعدین درجة - (۴ : ۹۷)

پچھلے اتوار کو کلکته میں جو عظیم الشان جلسه انکے حالات سننے اور بعض اھم تحریکوں کیلئے منعقد ھوا تھا ' اسکا حال اپ اخباروں میں پڑھچکے ھونگے - کثرت اجتماع اور ابراز جوش و خروش کے لحاظ سے یه جلسه ھمیشه یادگار رھے گا - اس عاجز (ایڈیٹر الهلال) نے سب سے پہلے حاجي عبد الغني صاحب کے حالات سفر اور طرابلس کے موجودہ حالات جو انسے معلوم ھوے ھیں ' بیان کیے ' اور اسکے بعد حاضرین مجلس کے طرف سے نیابةً انکے گلے میں پھولوں کا ھار پہنایا -

یه پھولوں کا ھار تھا ' حالانکه اگر ھم اپنے دلوں کو کسي رشتے میں پرو کر ھار بنا سکتے ' تو درحقیقت (عبد الغني) اس ھار کا مستحق تھا ' جس کے قدم اُس سر زمین پر چلے ھوں ' جو خون شہداے اسلام سے مہینوں رنگین رھي ھے ' اسکي عظمت کا کیا پوچھنا ؟

انشاء الله ھم عنقریب انکا با تصویر سفر نامه مع ان پیغامات جگر سوز کے جو مجاھدین طرابلس نے انکي زباني اخوان ھند کے نام بھیجے ھیں ' الهلال میں شائع کرینگے -

---

مژدۂ صحت : آخري طبي اطلاعات سے معلوم ھوتا ھے که اب حضور ویسراے کي صحت قابل اطمینان حد تک ترقي کرچکي ھے ' زخم مندمل ھوگئے ھیں ' اور نقل و حرکت کي طاقت بڑھرھي ھے - ایک دو بار گاڑي میں بیٹھکر آپ کچھه دور تک باھر بھي تشریف لیگئے - امید ھے که بہت جلد ھم صحت کامل کا مژدہ سن سکیں گے -

الهلال

۱۳ صفر ۱۳۳۱ هجري

فاتحۂ جلد جدید

—:*:—

(۳)

گویند مگو سعدي چندين سخن عشقش
مي گويم و بعد از من ' گويند بدستانها

— * —

جهاد في سبيل الله اور امر با لمعروف

اور يهي " امر با لمعروف اور نهي عن المنكر " هے ' جس كو ن كريم " جهاد في سبيل الله " كے جامع و مانع لقب سے ياد كرتا هے ' اور اسكو قيام اسلام كا مقصد اصلي ' اور مسلمانوں كے تمام اعمال و عبادات كا مبدء حقيقي قرار ديتا هے -

" جهاد " لفظ " جهد " سے هے ' جسكے معنے محنت ' تعب ' مشقت ' اور كسي كام كيليے سخت تكليف برداشت كرنے كے هيں - پس جهاد كي تعريف يه هے :

استفراغ الوسع	دشمن كے حملے كي مدافعت ميں اپني
في مدافعة العدو	پوري طاقت اور قوت سے كوشش كرنا -
ظاهرا و باطنا	وه دشمن ظاهري حمله آور هو مثلاً
(مفردات امام راغب	اعداے دين و ملت اور انكا حرب و قتال '
اصفهاني)	يا باطني جيسے نفس و مظاهر شيطان -

اسلام كا مقصد اصلي دنيا ميں قيام حق و صداقت ' اور دفع باطل و ضلالت هے ' يعنے امر بالمعروف و نهي عن المنكر ' خواه وه كسي صورت اور كسي شكل ميں هو ' اور يه ممكن نهيں ' جب تك كه اُن تمام باطل پرستيوں اور گمراهيوں كو دور نه كيا جاے ' جنكو حق كي ضد حقيقي يعني قوت شيطاني مختلف مظاهر و اشكل ميں هميشه پيدا كرتي رهتي هے - پس اس بنا پر هر طرح كي انساني گمراهيوں كے دور كرنے كيليے سعي كرنا اور باطل و ظلم كے مقابلے ميں حق و عدل كا حامي و ناصر هونا عين مقصد اسلام ' و علت ظهور رسالت ' و سبب نزول شريعت هے - اور اسي نصرت حق و دفع باطل كي سعي و كوشش كا نام اصطلاح قراني ميں " جهاد في سبيل الله " هے - اس مطلب كو زياده واضح كرنے كيليے يوں سمجهيے كه " امر با لمعروف " اسلام كا مقصد اصلي هے ' ليكن " امر با لمعروف " هو نهيں سكتا ' جب تك كه نهي عن المنكر نه كيا جاے - امر با لمعروف كے معنے هيں نيكي اور صداقت كي طرف بلانا اور اسكا حكم دينا ' اور نهي عن المنكر سے مقصود هے برائيوں اور گمراهيوں كو روكنا - ليكن نيكي اور صداقت تو برائيوں كے دور هونے هي كا نام هے ' اور روشني كے معنے هي يهي هيں كه تاريكي نهو - كپڑا صاف كيونكر رهسكتا هے جبكه آپ اُسے سياه دهبوں سے نه بچالينگے ؟ پس امر بالمعروف كے ساتهه نهي عن المنكر ناگزير هے اور نهي عن المنكر هي كا دوسرا نام " جهاد في سبيل الله " هے -

صاحب مفردات نے نهايت اچها لفظ " ظاهراً و باطناً " كا ركهديا هے - يه باطل پرستي و ضلالت كا استيلا كبهي تو انسانوں كے غولوں اور انكے خون ريز هتياروں كي صورت ميں هوتا هے ' اور كبهي اعتقادات اور اعمال و افعال كي صورت ميں - كبهي ضلالت تلوار و تفنگ هاتهه ميں ليكر مسجدوں كي محرابوں اور اذان كے مناروں پر علانيه قبضه كرنا چاهتي هے تا كه پرستاران حق كو نابود كرے ' اور كبهي خيالات و عقائد كے مخفي هتيار ليكر چپكے چپكے ان انساني قلوب اور اذهان كو مسخر كرنا چاهتي هے ' جو حق كي پرستش كي مخفي مگر حقيقي عبادت گاهيں هيں - كبهي وه جنگ كي تلوار ليكر نكلتي هے اور كبهي فريب كا دام و كمند - كبهي اسكے هاتهه ميں توپوں كے مشتعل كرنے كا فتيله هوتا هے اور كبهي زهر آلود جام شربت - دونوں قوت شيطاني كے مظهر ' اور دونوں اسكي حكومت كي ظاهر و مخفي فوج هيں - پس " جهاد " كے معنے يه هيں كه جب گمراهي كا ظهور جنگ كے هتياروں كي صورت ميں هو تو پرستاران حق و امانت داران توحيد كے هاتهه ميں بهي تيغ جهاد هو ' اور يه دشمن ظاهري كے مقابلے ميں مدافعت هے - ليكن جهاں گمراهي كا ظهور نفس و شيطان كي پهيلائي هوئي باطل پرستي ' اور جهل و ضلالت كے اعتقادات و اعمال اور اوهام و خيالات كي شكل ميں هو ' تو وهاں مومن و مسلم كو " امر بالمعروف و نهي عن المنكر " كے اسلحه كے ذريعه اپني زبان اور قلم سے اسكے دفع و ابطال ميں جهاد كرنا چاهيے ' اور يه باطني دشمن كے مقابلے ميں مدافعت هے -

تشريح معنے جهاد

يهي سبب هے كه متعدد احاديث ميں حكم جهاد كي تشريح كي گئي اور قلب و ضمير كي اُن تمام كوششوں كو جو نفس و شيطان كے مقابلے ميں كي جائيں ' جهاد سے تعبير كيا گيا - مثلاً فرمايا : جاهدوا اهواءكم كما تجاهدون اعدائكم ! (اپنے هواے نفس كے مقابلے ميں بهي ويسا هي جهاد كرو ' جيسا كه ظاهري دشمنوں كے مقابلے ميں هتياروں سے جهاد كرتے هو) اور في الحقيقت يهي جهاد اكبر هے - ايك دوسري حديث ميں جس كو نسائي اور ابو داؤد نے حضرت انس سے روايت كيا هے ' زياده توضيح فرمائي كه : جاهدوا المشركين بانفسكم و اموالكم و السنتكم (باطل پرستوں كے مقابلے ميں اپني جان ' اپنے مال ' اور اپني زبان كے ذريعه جهاد كرو) يعنے فرض جهاد كبهي حرب و قتال كي صورت ميں ' كبهي اعلاے حق كيليے مال لٹانے كي صورت ميں ' اور كبهي زبان سے امر با لمعروف و نهي عن المنكر كرنے كي شكل ميں انجام پاتا هے -

اسلام امر با لمعروف و نهي عن المنكر كيليے آيا ' اور امر بالمعروف اور جهاد ' دونوں ايك هي حكم كے دو نام هيں - پس هر وه كوشش جو حق كيليے هو ' هر وه صرف مال جو سچائي اور نيكي كي خاطر هو ' هر وه محنت و مشقت جو صداقت كے نام پر هو ' هر وه تكليف و مصيبت جو اپنے جسم و جان پر راه حق ميں برداشت كي جاے ' هر وه قيد خانے كي زنجير اور بيڑي جو اعلان حق كي وجهه سے پاؤں ميں پڑے ' هر وه پهانسي كا تخته ' جس پر جمال حق و صداقت كا عشق ليجاكر كهڑا كردے ' غرضكه هر قرباني جو بذريعه جان ' مال ' اور زبان و قلم كے سچائي اور حق كي راه ميں كي جاے ' جهاد في سبيل الله هے ' اور معنيے جهاد ميں داخل - تم اپنا روپيه اسكے نام پر لٹاؤ ' اپني گردنوں سے خون كا سيلاب بهاؤ - گردن كو طوق سے ' هاتهوں كو هتكڑيوں سے ' پاؤں كو زنجيروں كے زيور سے حسن حق پرستي كا جلوه گاه بناؤ ' زبان سے حق كا اعلان كرو ' اور قلم كو توهين و تذليل شياطين ضلالت كيليے وقف كر دو - اسكو عزت دو جو حق كي عزت كرتا هے ' اور اسكو ذليل كرو جو حق كو ذليل كرنا چاهتا هے - دنيا كے رشتوں كو الله كے رشتے پر ترجيح دو ' اور سب سے كٹ جاو تا كه اُسكے هو سكو - حق

كي خاطر درست بنو ' اور حق كي خاطر دشمن - نيكي كے آگے تمهاري گردن جهكي هوئي ' ليكن بدي كے آگے بلند و مغرور هو -

اِن تمام حالتوں ميں سے كوئي بهي حالت هو ' در حقيقت جهاد في سبيل الله اور مقام امر بالمعروف و نهي عن المنكر ميں داخل هے ' اور جس خوش نصيب كو تائيد الهي اس كي توفيق دے ' وه " مجاهد في سبيل الله " كے خطاب كا مستحق -

حقيقت جهاد اور حقيقت اسلاميه

يهي سبب هے كه حكم جهاد اسلام كے ساتهه لازم و ملزم هے اور كوئي هستي مسلم و موحد نهيں هوسكتي ' جس وقت تك كه مجاهد نه هو - كيا نهيں ديكهتے كه قران كريم ميں هرجگهه جهاد في سبيل الله كو " مسلم " كي خصوصيات ميں سے شمار كيا هے ؟ :

و جاهدوا في الله حق جهاده ' هو اجتباكم ' وما جعل عليكم في الدين من حرج ' ملة ابيكم ابراهيم ' هوسماكم المسلمين من قبل و في هذا ' ليكون الرسول شهيدا عليكم ' و تكونوا شهداء على الناس ' فاقيموا الصلوة و اتوا الزكواة ' واعتصموا بالله ' هو مولاكم ' فنعم المولى و نعم النصير ! (۲۲ : ۷۸)

اور الله كي راه ميں جهاد كرو ' جو حق جهاد كرنے كا هے - اس نے تم كو تمام دنيا كي قوموں ميں سے برگزيدگي اور امتياز كيليے چن ليا - پهر جو دين تم كو ديا گيا هے ' وه ايک ايسي شريعت فطري هے جسميں تمهارے ليے كوئي ركاوٹ نهيں - يهي ملت تمهارے مورث اعلى ابراهيم خليل كى هے ' اور اس نے تمهارا نام " مسلمان " ركها هے ' گذشته زمانوں ميں بهي اور اب بهي - تاكه رسول تمهارے ليے ' اور تم تمام عالم كي هدايت اور نجات كے ليے شاهد هو - پس الله كي رشتے كو مضبوط پكڑو ' جان اور مال ' دونوں كو اسكي عبادت ميں لٹار - وهي تمهارا ايک آقا اور مالک هے اور پهر جسكا خدا مالک و حاكم هو ' اسكا كيا اچها مالک هے اور كيسا قوي مددگار !

في الحقيقت يه آيت كريمه همارے مقصود اور (الهلال) كي دعوت كے اظهار كيليے ايک شهادت قاهره ' اور منكرين حق و پرستاران نفاق كے قلع و قمع و هلاكت كيليے ايک سيف الله المسلول هے :

فلله الحجة البالغه ' فلو شاء لهداكم اجمعين (۶ : ۱۵۰)

اس آيت ميں الله تعالى نے مسلمانوں كو تمام عالم ميں فضيلت و بزرگي عطا فرمانے كي بشارت دي ' حضرت ابراهيم كي طرف اشاره كركے انكے اس " اسوۂ حسنه " پر توجه دلائي كه انهوں نے راه محبت الهي ميں اپنے نفس كے جذبات ' اور اپنے فرزند عزيز كي جان قربان كردي تهي اور تم انهي كے پيرو اور انهي كے ملت حنيفي كي طرف منسوب هو ' " اقيموا الصلوة و اتو الزكواة " كهكر جسم اور مال ' دونوں كے ايثار و قرباني كي تعليم دي كه في الحقيقت نماز سے مقصود اپني تمام نفساني خواهشوں اور قوتوں پر عبوديت كے عجز و انكسار كى قرباني طاري كرني هے اور اُسكے بخشے هوے سر كو اُسى كي چوكهٹ پر ركهدينا هے ' اور زكواة كا حكم ايثار مال و دولت كا حكم ديتا هے ' تاكه انسان اپني پيدا كي هوئي دولت ميں انفاق في سبيل الله كو بطور ايک شريک كاروبار حقدار كے حصه كے هميشه تسليم كرتا رهے - اُسكے بعد امر بالمعروف و نهي عن المنكر كو نسبت ابراهيمي و اسلامي كي علت حقيقي قرار ديا اور كها كه " تمهارا نام مسلم اسي لئے ركها گيا هے تاكه تم اعلان حق كركے تمام عالم كيليے گواه بنو اور رسول تمهاري هدايت كا شاهد هو " - اور پهر اِن تمام خصوصيات و خصائل كو آغاز آيت ميں بطور نتيجۂ بيان كے پيش

كيا كه " جاهدوا في الله حق جهاده " يعني جبكه ان تمام فضائل و خصائل سے تم متصف كيے گئے هو ' پس تمهارا فرض هے كه الله اور اسكے كلمۂ حق و صدق كي راه ميں جهاد كرو ' اور اسكے ليے اپني انتهائي سعي اور تمام قوتيں وقف كردو تاكه حق جهاد تم سے ادا هوسكے -

اور چونكه اس حقيقت اسلامي اور اُسوۂ ابراهيمي كے حاصل كرنے ميں طرح طرح كے شدائد و مصائب اور امتحان و ابتلا ناگزير تهے پس آخر ميں كها كه " واعتصموا بالله ' هو مولاكم " نفس كي ترغيبات و وساوس سے متاثر ' اور باطل و ضلالت كے دنيوي ساز و سامان اور قوت و عظمت سے مرعوب مت هو ' صرف الله كے هو جاو اور اسكے رشتے كو مضبوط پكڑ لو - اوروں نے دنيا ميں اپنے بهت سے آقا اور مالک بنا ليے هيں ' مگر تمهارے ليے وه سب اصنام و طواغيت هيں - تمهارا مالک ايک مالک الملک هے - پس كيا اچها وه مالک هے اور كيا اچها مددگار ! اسي پر بهروسه كرو اور تمام عالم سے بے خوف و نڈر هو جاو ! ان ينصرك الله فلا غالب لكم ' و ان يخذلكم فمن ذالذي ينصركم من بعده ؟ و على الله فليتوكل المومنون (۳ : ۱۰۴)

عود الى المقصود

پس در حقيقت " امر بالمعروف " ايک اشرف ترين جهاد في سبيل الله هے ' جسكے سلسلۂ حقه كے تا قيامت قائم رهنے كا هم سے وعده كيا گيا هے ' اور احاديث صحيحه ميں خبر دي گئي هے كه باوجود شيوع فتن و فساد ' امت مرحومه ميں هميشه ايک جماعت حق قائم رهے گي ' جسكے مجاهدات كو حق تعالى احياء شريعت اور تجديد حيات ملت كا وسيله بنادے گا - اور پهر اُن احاديث ميں اُس جماعت كي سب سے بڑي علامت يه بتلائي گئي هے كه : ظاهرين على الحق ' لا يضرهم من خذلهم ' حتى ياتي امر الله وهم كذلک - يعني وه جماعت منصور من الله هوگي - الله اسكى دعوت حق كي حفاظت كريگا اسكو گمراه جماعتوں پر فتح ياب ركهے گا ' اور شياطين ضلالت كي جو ذريات اسكي مخالفت كرينگي ' وه اسے كچهه نقصان نه پهنچا سكيں گي - يه حالت برابر قائم رهے گي يهاں تک كه قيامت كا ظهور هو -

نزول نعائم الهيه و نصرت ربانيه

اور يه پيشين گوئي صدها آيات كريمه ' و تجارب تاريخيه و مشاهدات اهل حق و معارف كے عين مطابق هے - وهي آيت كريمه ' جس كو هم نے خطبۂ مضمون كے اخر ميں درج كيا تها ' همكو اس علامت كي خبر ديتي هے : ومن يطع الله و الرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبين و الصديقين و الشهداء و الصالحين ' وحسن اولئک رفيقا (۴ : ۷۱) كه جو لوگ تمام شيطاني قوتوں سے باغي هوكر صرف الله اور اسكے رسول كے مطيع و منقاد هو جاتے هيں ' خدا تعالى انكو اپني اُن محب و محبوب جماعتوں ميں شامل كرديتا هے ' جن كو اُس نے اپني نعمتوں اور بركتوں كيليے چن ليا هے ' اور پهر وه لوگ صالحين امت كے مرتبے تک پهنچكر ' باده نوشان جام شهادت كے مقام پر فائز المرام هوتے هيں ' اور وهاں سے ترقي كركے مرتبۂ صديقيت تک مرتفع هوتے هيں ' اور پهر اسكے بعد براه راست آفتاب نبوت سے بهره اندوز انوار و تجليات هوتے هيں :

ومن بعد هذا ما يدق صفاته وما كتمه احظى لديه و اجمل

هم نے اغاز تحرير ميں اسطرف اشاره كيا هے كه مقام اطاعت خدا و رسول كے معنے يه هيں كه انسان هر طرف سے كٹ كر صرف خدا اور اسكے كلمۂ حق كا هو جاے ' اور دنيا ميں جسقدر اس سے باغي قوتيں هيں ' انكي طرف سے منهه موڑ لے كه :

و من يسلم وجهه الى اللــــه وهو محسن فقد استمسک بالعروة الوثقی (۳۱ : ۲۱)	اور جس نے هر طرف سے گردن پهیر کر الله کي طرف منه کرلیا ' اور حسن عمل اختیار کیا ' تو بس یقین کرو که اس نے الله کی اطاعت کي رسي مضبوط پکڑلي -

اور یهي حقیقت امر بالمعروف و نهي المنکر کي هے - پس جو لوگ اطاعت خدا و رسول کے ذریعه دوستان الهي کي صفوں میں داخل هو گئے' ضرور هے که الله تعالي انکو بهي " الذین انعم الله علیهم " میں شامل کر کے اپني نعمتوں اور غیبي برکتوں کا مورد و مهبط بنادے ' اور دنیا میں سب سے بڑي نعمت الهي ' نتیجۂ کار کي فتح مندي' اور همتوں اور عزموں کي کامیابي اور فلاح هے -

چونکه وہ لوگ اپنے تئیں خدا تعالے کے سپرد کر دیتے هیں' اور اسکے کلمۂ حق کے اعلان کیلیے اپني تمام قوتوں کے ساتهه وقف هو جاتے هیں' پس خدا تعالے بهي بحکم: من تقرب الي شبرا تقربت الیه ذراعاً (جو میرا بنده ایک بالشت بهر میري طرف چلتا هے ' میں ایک هاتهه آگے بڑهکر اس سے قریب تر هوجاتا هوں) انکو اپنا بنا لیتا هے' اور انکے تمام کاموں پر اپني عزت اور کبریائي کي چادر ڈالدیتا هے - پهر وہ کام انکے نهیں رهتے' بلکه خدا کے هوجاتے هیں' اور انکو انجام دینے والي انکے جسم و نفس کي قوتیں نهیں هوتیں' بلکه الله کا مقتدر و قاهر هاتهه هوتا هے - انکي آواز گو انکے حلق سے نکلتي هے' لیکن چونکه حق و معروف کي آواز هوتي هے' اسلیے انکي نهیں' بلکه صوت الهي کي صداے لازوال هوتي هے - وہ راہ الهي میں مجاهد هوتے هیں' پس خدا بهي انکو اپني فوج بنا لیتا هے ' اور انکے هاتهه میں اپني تائید و نصرت کا حربه دیکر' ایک پیچهے رهکر لڑانے والے سپه سالار کي طرح لڑاتا هے - بظاهر وہ بے مایۂ و سامان ' اور حقیر و عاجز انسان نظر آتے هیں' مگر انکا دل قوت الهي اور جبروت رباني کا مسکن هوتا هے - انکے هاتهه دنیا کے ظاهري هتیاروں سے خالي هوتے هیں' پر خداے قدوس کي شمشیر جلال انکے انگلیوں کي حرکت سے متحرک هوتي هے اور صف اعدا پر گرتي هے - وہ کارزار عالم میں تن تنها اور بے یار و مددکار هوتے هیں - مگر انکے یمین و یسار نصرت خداوندي کے ملائکه مسوّمین کي صفیں هوتي هیں - خدا انکے عجز کو اپني کبریائي سے ' انکے تذلل و انکسار کو اپني عظمت و عزت سے ' انکے ضعف و کمزوري کو اپني قوت و طاقت سے ' اور انکي بے سازو ساماني کو اپني مالک الملکي سے بدل دیتا هے - پهر جب وہ بولتے هیں تو انکي آواز میں صداے حق کی گرج هوتي هے' اور جب نظر اٹهاتے هیں تو انکي نگاهوں سے نور الهي کے شعلے نکلتے هیں - انکي آواز سے نسل شیطاني کے طاقتور دل دهل جاتے هیں' اور انکي نگاهوں کي طرف گمراهي و ضلالت کي نظریں اٹهه نهیں سکتیں' کیونکه تم انسان کي آواز اور نظر کا مقابله کرسکتے هو' لیکن خدا کي آواز پر غالب آنے اور اسکي نظر کي تاب لانے کي کس میں طاقت هے ؟

اس موقعه پر اس حدیث قدسي کو یاد کرلو' جسکو امام بخاري کتاب التواضع میں بروایت ابو هریره لاے هیں ' که :

فاذا احببته ' کنت سمعه الـذي یسمع به ' و بصره الـذي یبصر به ' و یده التي یبطش بها ' و رجله التي یمشي بها ' و لسانه الـذي یتکلم به - و لئن سالني لاعطینه ' و لئن استعاذني لاعیذنه	جب میں اپنے کسي بندے کو اپنا دوست بنا لیتا هوں' تو اسکا کان هو جاتا هوں ' وہ میرے کان سے سنتا هے - اور اسکي آنکهه هوجاتا هوں' وہ میري آنکهه سے دیکهتا هے - اور اسکا هاتهه هوجاتا هوں' وہ میرے هاتهه سے پکڑتا هے' اسکا پانوں هو جاتا هوں' وہ میرے پانوں سے چلتا هے - اور اسکي زبان هو جاتا هوں ' وہ میري زبان سے بولتا هے - پهر وہ جو مانگتا هے' اسے عطا کرتا هوں ' اور جب پناہ مانگتا هے ' تو اپني پناہ میں لے لیتا هوں -

چشم و گوش و دست و پایم او گرفت
من بدر رفتم سرایم او گرفت
این بصر وین سمع' چون آلات اوست
ملک ذرات تنم مرآت اوست
نغمه از نائیست نے از نے ' بدان
مستي از ساقیست ' نے از مے بدان
گفتن او گفتن الله بود
گرچه از حلقوم عبد الله بود
ما چو مست از دیدن ساقي شدیم
مست گشتیم ' از فنا باقي شدیم

پس چونکه اس جماعت کے تمام کاموں کو الله اپنا کام بنا لیتا هے ' اسلیے خود انکا وجود کتناهي نا کام و حقیر هو' لیکن انکے کام کامیاب و عظیم هوتے هیں ' اور وہ کبهي دنیا میں نا کامي و نا مرادي سے ذلیل و رسوا نهیں هوتے - وہ خدا کا هاتهه ' یا پهر اسکي فوج هوتے هیں ' پس خود انکو شکست کا غم هو ' لیکن خدا کو تو شکست کا خوف نهیں ؟ :

ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انهم لهم المنصورون و ان جندنا لهم الغالبون (۳۸ : ۱۷۱)	اور هم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد و هدایت کیلیے دنیا میں بهیجا' انکي نسبت پہلے هي دن سے هم نے کهدیا هے که هماري تائید و نصرت سے بیشک وهي فتح مند اور کامیاب و مظفر هونے والے هیں ' اور یقیناً هماري فوج هي سب پر غالب آکر رهے گي -

اگر چشم دل وا ' اور دیدۂ حق بیں کور نهو' تو في الحقیقت دنیا میں نصرت الهي کی نیرنگیوں کي سب سے بڑي نشاني اس جماعت کے عجائب کارو بار دعوت میں هوتي هے - دنیا میں حق و صداقت کي آواز کبهي بهي تاج و تخت اور ایوان و محل کے اندر سے نهیں اٹهي هے ' بلکه همیشه اسکا سر چشمه ویران جنگلوں ' پهونس کے جهونپڑوں ' اور پهاڑوں کے غاروں کے اندر بها هے ' اور یه بهي اس شاهد عجائب پسند کا عجیب و غریب کرشمه هے که همیشه شکستگي اور افتادگي هي کو محبوب رکهتا هے - اپنا گهر بهي بناتا هے تو ٹوٹے هوے اور زخمي دلوں کو ' اپني آواز بهي سناتا هے تو کانٹے پڑے هوے خشک حلقوں سے ' اپني نگاهوں کا جلوہ بهي دکهلاتا هے ' تو گردنوں کی خونچکاني اور تڑپتي هوئي لاشوں کے اضطراب میں - اور پهر اپنے حسن و جمال کا جلوہ گاہ بهي بناے کا تو تاریک غاروں ' شکسته دیواروں ' پهٹي هوئي چٹائیوں کو :

مجو به محمل شاهي ' که در ولایت عشق
گدا به تخت نشانند و پادشه گیرند

پهر اگر وہ نهیں هے تو کون هے جسکا هاتهه گلیم فقر و مسکیني سے نکلتا هے اور پادشاهوں کے تاج و تخت کو اولٹ دیتا هے ؟ یه کس کي تماشه آرائي هے که چند بے نوا فقیروں کو کهڑا کر دیتا هے ' اور وہ دنیا کي بڑي بڑي قوتوں کے تسلط سے نکالکر لاکهوں دلوں کو اپنے آگے سر بسجود کرا لیتے هیں : افسحر هذا ' ام انتم لا تبصرون ؟ (۵۲ :) افمن هذا الحدیث تعجبون ؟ و یضحکون و لا تبکون ؟ و انتم سامدون ؟ (۵۳ : ۵۹) و ان في ذلک لایات ' و ما یعقلها الا العالمون (۲۹ : ۴۲) :

مبین حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند

مقالات

سيرة نبوى

— * —

از شمس العلما مولانا شبلي نعماني

— * —

این نیست که صحراے سخن جادہ ندارد
وازون روش کج نگری را چه کند کس ؟

اگر قوم میں کام کرنے والوں کي کمي ہے ، تو چنداں شکایت نہیں ، کام کرنے والے ہمیشه کم هي رهتے هیں ، لیکن افسوس اس عالمگیر خیرہ مذاقي پر ہے که جو کام کرنے والے موجود هیں ، انکے حسن و قبح کو پہچاننے والے بھي ناپید هیں - تحسین ہے تو ناشناسانہ ، اور طعن ہے تو معاندانه !

از رد وهم قبول تو فارغ نشسته ایم
اے آنکه خوب ما نشناسي ز زشت ما

مرحوم غالب کو شکایت تھي :

غالب سخنجان را چه بگفتار آري
بدیاری که ندانند نظیری ز قتیل

لیکن قتیل نے تو پھر بھي اچھے شعر بہت سے کہے هیں ، اور باهم کے لیے یه مثال کچھه زیادہ درد انگیز نہیں - اسکا کیا علاج که اجکل کے بازار فہم و نقد میں جب حکمت و فضیلت کا ترازو هاتھه میں لیا جاتا ہے تو بہت سے مدعیان نظر هیں ، جنکو شاہ ولي الله اور مولوي نذیر احمد ، دونوں کے وزن میں کچھه فرق نظر نہیں آتا !

لشتان مابین الیزید ین في الندي
یزید سلیم ، والاغر ابن حاتم

اس خیرہ مذاقي کا نتیجه یه ہے که غث و ثمین اور کھر و سنگ میں کوئي تمیز نہیں - کاوش اور فکر روز بروز مفقود هوتي جاتي ہے ، اور دماغ عموماً قانع هیں - مانگ اعلی کي ہے مگر ادنی بھي ملجاے تو شکایت نہیں ، اور تلاش گو سونے کي پیدا هوگئي ہے ، مگر هر چمکتي هوئي چیز سونا سمجھه لي جاتي ہے -

یه ضرور ہے که آج ملک میں مخصوص اهل قلم کي جو تصنیفات شائع هوتي هیں انکے ناموں کي شہرت کو بطور ایک ضمانت کے تسلیم کرایا گیا ہے ، اور ایک جماعت موجود ہے جو فوراً استقبال کے لئے مستعد هوجاتي ہے ، لیکن افسوس ہے که اس استقبال کي تہه میں بھي کوئي جمال شناسي اور حسن سنجي نہیں ہے ، بلکه محض ایک اعتقادي اعتراف اور مقلدانه حسن ظن که فلاں شخص کي طرف منسوب ہے اسلئے کتاب ضرور اچھي هوگي -

جن مخصوص مصنفات کو آج اردو لٹریچر کا قیمتي ذخیرہ سمجھا جاتا ہے ، هم نے آجتک ایک تحریر بھي نہیں دیکھي جسمیں انکے واقعي حسن و قبح پر منصفانا نقد کي گئي هو -

ناظرین کو معلوم ہے که کچھه عرصے سے شمس العلماء مولانا شبلي نعماني ایک نہایت عظیم الشان دیني و علمي خدمت میں مصروف هیں - یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي ایک جامع و مکمل سیرة کي تدوین و تصنیف میں - جو نه صرف یه که اردو زبان میں اجتک نہیں لکھي گئي تھي ، بلکه افسوس که عربي اور ترکي زبانوں میں بھي ، جن پر اردو سے بہتر تصنیف و تالیف کا دور گذر رها ہے -

لیکن شاید بہت کم لوگوں کو اس کام کي مشکلات کا صحیح اندازہ هوگا - در حقیقت یه کام ایک شخص کے بس کا نه تھا ، گو وہ اپنے اندر قابلیتوں اور فضیلتوں کا کیساهي مجمع رکھتا هو ، کیونکه قابلیت اور دماغ هي نہیں بلکه وقت اور محنت بھي مطلوب تھي - ضرورت تھي که ایک منتخب ترین ارباب علم کي مجلس هوتي ، اور یورپ کے مجامع علمیه کے اصول پر اس کام کو انجام دیا جاتا ، لیکن افسوس که هم میں دماغ اور دل ، دونوں کا قحط ہے ، اور آدمي کسي مشین میں ڈھال کر پیدا نہیں کیے جا سکتے -

شمس العلما مولانا شبلي نعماني مد فیوضه

اس وقت "سیرة نبوي" کا کام جس رفتار سے هو رها ہے اسکے لحاظ سے امید کي جا سکتي ہے که غالباً چند ماہ کے اندر کتاب کا پہلا حصه پریس میں جانے کیلیے طیار هو جاے گا - اس وقت تک مسودے کي صورت میں اسکا بڑا حصه مرتب هو چکا ہے اور بدر تک کے حالات کي پہلي تبیض بھي هو چکي ہے - هم نے مولانا سے عرض کیا که کتاب کي اشاعت سے پہلے اسکے بعض اهم اجزا جن سے طرز تصنیف و ترتیب اور مشکلات موضوع کے خاص مقامات سامنے آجائیں ، شائع کردینے چاهئیں تا که ارباب فن و راے کو اسکي نسبت بحث کرنے اور مشورہ دینے کا موقع ملسکے -

آج کي اشاعت میں هم دیباچۂ کتاب کا ایک ٹکڑا شائع کرتے هیں ، جسکے مطالعه سے موضوع کتاب کے متعلق ناظرین کو نہایت مفید بصیرت حاصل هوگي - اسکے بعد اصل کتاب کے بعض اهم حصے بھي شائع کیے جائینگے - ان علماے کرام سے ، جنکو فن سیر و حدیث سے دلچسپي ہے ، خاص طور پر امید کي جاتي ہے که وہ بتعمق نظر ملاحظه فرمائینگے اور کوئي امر قابل بحث و مذاکرہ یا مشورۂ ضروري انکے خیال میں آے گا ، تو اسے دفتر سیرة نبوي یا صفحات الهلال تک پہنچانے میں دریغ نه فرمائینگے -

یه ظاهر کردینا ضروری ہے که ابھي کتاب کے تمام ٹکڑے محض مسودے کي حالت میں هیں - ممکن ہے که جو ٹکڑے شائع کیے جائیں ، آن میں عند الاشاعت بہت سي تبدیلیاں هوجائیں - سردست مقصود صرف بغرض مشورہ و مبادله آرا و بحث و مذاکرہ انکي اشاعت ہے -

جو حضرات آجکل کے جدید فن سوانح نویسي و واقعه نگاری سے ذوق و واقفیت رکھتے هیں ، وہ کتاب کي ترتیب و نظام مطالب کي نسبت اگر چاهیں تو مفید مشورے دیسکتے هیں (الهلال)

الحمــد لله رب العلمين و الصلـوة على رسوله محمــد و آلــه و اصحــابه اجمعيــن -

رسول الله صلى الله عليه وسلم کے ساتهه مسلمانوں کو جو محبت اور شيفتگي هے ' اس کا اقتضا يه تها که آج همارى زبان ميں سيرت نبوي پر متعدد تصنيفيں گهر گهر پهيلي هوتيں -

ليکن واقعه يه هے که جو محبت اور خلوص ان حضرت کي سوانح نگاري کا سبب هوسکتا تها ' اُسي نے ارباب عقيدت کو اس جرأت سے روک رکها ' هر شخص جانتا هے که آنحضرت کي نسبت معمولي سے معمولي واقعه کا منسوب کرنا بهي سخت نازک ذمه داري کا کام هے ' ايک لا اُبالي شاعر بهي اس نکته کو سمجهتا هے :

آهستــه که ره بر دم تيغ است قــدم را

يهي وجهه هے که بڑے بڑے مقدس محدثين مثلا امام بخاري ' امام مسلم ' امام احمد حنبل وغيرهم نے سيرت نبوي پر کوئي کتاب نهيں لکهي ' ليکن آخر چارهٔ کار کيا تها ؟ کيا يه گوارا کيا جاتا که جس ذات مبارک سے اسلام کا تمام نظام وابسته هے ' جسکي محبت مسلمانوں کي رگوں کا خون هے ' جس کے نام لينے سے تمام اسلامي جذبات مشتعل هو جاتے هيں ' جو اسلام کي اصلي کائنات هے ' اُسي کے حالات سے تصنيف کا دامن خالي ره جائے ؟ يهي سبب تها جس نے بهت سے محدثين اور ائمه فن کو اس جرأت پر آماده کيا اور اسي کا نتيجه هے که دوسري صدي هجري ميں جب تصنيف و تاليف کا آغاز هوا ' تو امام زهري وغيره نے سيرت نبوي کي بنياد رکهي اور آج سيکڑوں عربي کتابيں اس فن ميں موجود هيں -

ميں اس بات سے ناواقف نه تها که اسلام کي حيثيت سے ميرا اولين فرض يهي تها که تمام تصنيفات سے پہلے سيرت نبوي کي خدمت انجام ديتا ' ليکن ايک مدت تک جس خيال نے کبار محدثين کو اس فرض سے باز رکها ' وهي خيال مجهکو بهي اس جرأت پر آماده نهيں هونے ديتا تها ' ليکن ساتهه هي ميں ديکهه رها تها که جس ضرورت نے اوروں کو اس خدمت کے ادا کرنے پر مجبور کيا تها ' آج اس زمانه ميں اس سے بڑهکر ضرورتيں پيدا هو گئي هيں -

اگلے زمانه ميں سيرت کي ضرورت ' صرف تاريخ اور واقعه نگاري کي حيثيت سے تهي ' علم کلام سے اسکو کوئي واسطه نه تها ' ليکن معترضين حال کہتے هيں که اگر مذهب ' صرف خدا کے اعتراف کا نام هوتا تو بحث يهيں تک ره جاتي ' ليکن جب اقرار نبوت بهي جزو مذهب هے تو يهه بحث پيش آتي هے که جو شخص حامل وحي اور سفير الهي تها اُسکے حالات ' اخلاق ' اور عادات کيا تهے ؟

يورپ کے مورخين ' آنحضرت کي جو اخلاقي تصوير کهينچتے هيں ' وه (نعوذ بالله) هر قسم کے معائب کا مرقع هوتي هے - آج کل مسلمانوں کو جديد ضرورتوں نے عربي علوم سے بالکل محروم کر ديا هے ' اسلئے اس گروه کو اگر کبهي باني مذهب کے حالات اور سوانح کے دريافت کا شوق هوتا هے تو انهي يورپ کي تصنيفات کي طرف رجوع کرنا پڑتا هے - اس طرح يه زهر آلود معلومات چپکے چپکے اثر کرتے جاتے هيں اور لوگوں کو خبر تک نهيں هوتي ' يهاں تک که ملک ميں ايک ايسا گروه پيدا هوگيا هے جو پيغمبر کو محض ايک مصلح سمجهتا هے ' جس نے اگر مجمع انساني ميں کوئي اصلاح کر دي تو اُس کا فرض ادا هوگيا - اس بات سے اسکے منصب نبوت ميں فرق نهيں آتا که اُس کا دامن اخلاق معصيت سے داغدار هے - اس گروه کے نزديک قرآن مجيد جاهل عربوں کے ليے چراغ هدايت هوسکتا تها ' ليکن تمدن کے نصف النهار ميں وه کيا کام دے سکتا هے ؟ (1)

(۱) ذلک قولهم بافواههم ' يضاهئون قول الذين کفروا من قبل ' قاتلهم الله اني يوفکون - ۹ : ۳۰ [الهلال]

يه واقعات تهے جنهوں نے ميرے خيالات ميں تبديلي پيدا کي اور ميں نے سيرت نبوي پر ايک مبسوط کتاب لکهنے کا اراده کرليا - يه کام بظاهر نهايت آسان تها - عربي زبان ميں سيکڑوں کتابيں موجود هيں ' اُن کو سامنے رکهکر ايک ضخيم اور دلچسپ کتاب لکهدينا زياده سے زياده چند مهينوں کا کام تها - ليکن واقعه يه هے که کوئي اسلامي تصنيف ' اِس تصنيف سے زياده دير طلب اور جامع مشکلات نهيں هوسکتي - آگے چلکر هم تفصيل سے بيان کرينگے که عربي زبان ميں آجتک ايک بهي ايسي کتاب نهيں لکهي گئي جس ميں صرف صحيح روايتوں کا التزام کيا جاتا ' يهاں تک که خود محدثين ميں يه اصول قرار پاگيا که سيرت ميں هر قسم کي روايتيں جائز هيں - حافظ زين الدين عراقي جو حافظ ابن حجر کے اُستاد تهے انهوں نے سيرت نبوي ميں ايک منظوم کتاب لکهي هے ' اس ميں لکهتے هيں :

وليعلـم الطّالب انّ السّيرا بجمع ماصح وما قد انکرا

يعني سيرت ميں هرقسم کي روايتيں ذکر کي جاتي هيں - يهي سبب هے که مستند اور مسلم الثبوت تصنيفات ميں بهي سيکڑوں هزاروں غلط روايتيں شامل هوگئيں ' اس بنا پر ضرور تها که نهايت کثرت سے حديث و رجال کي کتابيں بهم پهنچائي جائيں اور پهر نهايت تحقيق و تنقيد سے ايک مستند تصنيف طيار کي جائے ' ليکن سيکڑوں کتابوں کا استقصاء کے ساتهه ديکهنا اور اُن سے معلومات کا اقتباس کرنا ايک شخص کا کام نه تها - اسکے ساتهه بڑي ضرورت يهه تهي که يورپ ميں آنحضرت کے متعلق جو کچهه لکها گيا هے اُس سے بهي واقفيت حاصل کي جائے - ميں بدقسمتي سے يورپ کي کوئي زبان نهيں جانتا - فرنچ جس قدر جانتا هوں اس کو جاننا نهيں کهه سکتے ' اسليے ايک اسٹاف کي ضرورت تهي جس ميں قابل عربي داں اور انگريزي داں شامل هوں ' خدا نے سرکار عالية بهوپال هز هائينس سلطان جهاں بيگم خلد الله تعالے ملکها کي بدولت يه ساماں مهيا کر ديا -

مسلمانوں کے اس فخر کا قيامت تک کوئي حريف نهيں هوسکتا که انهوں نے اپنے باني مذهب کے حالات اور واقعات کا ايک ايک حرف اس استقصاء کے ساتهه محفوظ رکها که کسي شخص کے حالات اس جامعيت اور احتياط کے ساتهه قلمبند نه هوسکے اور نه آينده توقع کي جاسکتي هے - بڑے بڑے بانيان مذهب ' زردشت حضرت موسى حضرت مسيح ' گوتم بده هيں اور زردشت کے حالات ايک صفحه سے زياده جگهه نهيں لے سکتے - حضرت موسى کے واقعات کي حد توراة هے ' حضرت عيسى کي زندگي ۱۲ سے ۳۰ برس تک بالکل غير معلوم هے اخير کے تين برس منظر عام پر نماياں هيں اور وه بهي وهي هيں جو اناجيل اربعه ميں مذکور هيں - هندؤں کي کل تاريخ افسانه هے - بخلاف اسکے پيغمبر عرب کے ۲۳ برس کے واقعات جو عهد نبوت کے واقعات هيں ' ان کا ايک ايک حرف محفوظ هے - اس سے زياده کيا عجيب بات هوسکتي هے که آنحضرت کے افعال اور اقوال کي تحقيق کي غرض سے آپ کے ديکهنے والوں اور ملنے والوں ميں سے تقريبا ۱۳ هزار شخصوں کے نام اور حالات قلمبند کئے گئے اور اُس زمانه ميں کئے گئے جب تصنيف و تاليف کا آغاز تها - چنانچه طبقات ابن سعد ' طبقات ابن ماکولا ' اسد الغابة ' استيعاب ' اصابة في احوال الصحابة ' جو نهايت ضخيم کتابيں هيں ' صرف انهي بزرگوں کے حالات ميں هيں - کيا دنيا ميں کسي شخص کے رفقا ميں سے اتنے لوگوں کے نام اور حالات درج تحرير هو سکے هيں ؟

سیرت نبوي کے متعلق قدمانے جوذخیرہ مہیا کیا (۱) اس کی مختصر تاریخ اور کیفیت هم اس غرض سے اس موقع پر درج کر دیتے هیں که اب ایک کامل اور مستند کتاب کے مرتب کرنے کے لیے کیونکر اس ذخیرہ سے کام لیا جاسکتا ہے اور کہاں تک تحقیق و تنقید کي ضرورت ہے ؟

فن سیرت کی ابتدا

آنحضرت کے ساتھہ صحابہ کرام کو جوشغف تھا ' اس کا اقتضا یہ تھا کہ وہ آپ کي ایک ایک بات کو محبت کي نظر سے دیکھتے تھے اور جہاں بیٹھتے تھے انھي باتوں کے تذکرے کرتے تھے - ان میں وہ احکام اور اوامر بھي تھے جو منصب نبوت کي حیثیت سے تعلق رکھتے تھے اور وہ باتیں بھي تھیں جو روزمرہ کي زندگي میں داخل تھیں -

عرب میں علوم وفنون اور تاریخ نہ تھي - صرف خانداني معرکوں اور لڑائیوں کے واقعات کو محفوظ رکھتے تھے ' اور یہي قصے ان کي گرمي محفل کے کام آتے تھے ' اس لحاظ سے قیاس یہ تھا کہ آنحضرت کے حالات و واقعات میں سے سب سے پہلے مغازي کي روایتیں زیادہ پھیلتیں اور تصنیف و تالیف کا آغاز مغازي هي سے هوتا ' لیکن احادیث کے تمام اقسام میں سے سیرت و مغازي کا درجہ سب سے متاخر رها اور اکابر صحابہ اور محدثین نے اس طرف کم توجہ کي -

اسکي وجہہ یہ تھي کہ خلفا اور اکابر صحابہ نے زیادہ تر آنحضرت کے اُن اقوال و افعال پر توجہ کي جن کو منصب شریعت سے تعلق تھا ' اور جن سے فقہي احکام اور مسایل استنباط هوسکتے تھے - ابن القیم نے اعلام الموقعین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ جو صحابہ فتوی دیتے تھے اُن کي تعداد ۱۳۰ سے زائد تھي (۲)

تحریر کا رواج

عرب میں اگرچہ لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا تاهم مکہ معظمہ میں اسلام سے پہلے متعدد اشخاص لکھنا پڑھنا جانتے تھے ' چنانچہ جب آنحضرت مبعوث هوئے تو قریش میں ۱۷ شخص پڑھنے کے ساتھہ لکھنا بھي جانتے تھے - جن میں بعض عورتیں بھي تھیں - اِن میں سے بعض کے نام یہ هیں : حضرت عمر ' حضرت علي ' حضرت عثمان ' حضرت ابو عبیدہ ' طلحہ ' زید ' ابو حذیفہ بن عتبہ ' ابو سفیان ' معاویہ ' شفاء بنت عبد اللہ (۳) -

جنگ بدر میں جو کفار گرفتار هوئے اور فدیہ نہیں ادا کرسکے ان کو آنحضرت نے حکم دیا کہ دس دس بچوں کو اپنے ذمہ لیں اور انکو لکھنا سکھادیں - زید بن ثابت جو کاتب وحي تھے ' انھوں نے اسي طریقہ سے لکھنا سیکھا تھا (۴) اس طرح مدینہ منورہ میں کثرت سے لکھنا پڑھنا رائج هوچکا تھا - با ایں همہ تصنیف وتالیف کا رواج نہیں هوا تھا -

تصنیف و تالیف کي ابتدا - سلطنت کي وجہہ سے هوئي

صحابہ اور خلفاے راشدین کے زمانہ میں اگرچہ فقہ وحدیث کي نہایت کثرت سے اِشاعت هوئي - اور بہت سے درس کے حلقے قائم هوگئے ' لیکن جو کچھہ تھا زباني تھا - جب خلافت کا دور ختم هوکر حکومت قائم هوئي اور بنو امیہ نے دمشق کو پایۂ تخت بنایا جو روم کے اثر سے معمور تھا - تو تمدن کے تمام آثار خود بخود پیدا هوگئے ' جن میں تالیف و تصنیف بھي تھي ' بنو اُمیہ نے حکم دیکر علماے تصنیفیں لکھوائیں ' قاضي عبد البر نے جامع بیان العلم میں امام زهري کا قول نقل کیا ہے :

كنا نكره كتاب العلم حتي اكرهنا عليه هولاء الامراء (مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶)	هم لوگ علم کا قلم بند کرنا پسند نہیں کرتے تھے ' یہاں تک کہ اِن اُمرا نے هم کو مجبور کیا -

سب سے پہلے امیر معاویہ نے عبید بن شربہ کو یمن سے بلا کر قدما کي تاریخ مرتب کرائي جسکا نام اخبار الماضیین (۱) ہے -

امیر معاویہ کے بعد عبد الملک نے (جو سنہ ۶۵ هجري میں تخت نشین هوا) هر فن میں تصنیفیں لکھوائیں - سعید بن جبیر جو أعلم العلما تھے ' اُن کو حکم بھیجا کہ قران مجید کي تفسیر لکھیں ' چنانچہ امام موصوف نے ایک کتاب لکھہ کر بھیجي جو کتب خانۂ شاهي میں رکھي گئي - عطا بن دینار کے نام سے جو تفسیر مشہور ہے انھي کي تفسیر ہے - عطا کو خزانۂ شاهي سے یہ نسخہ هات آگیا تھا اور انھوں نے اپنے نام سے مشہور کر دیا (۲) -

حضرت عمر ابن عبد العزیز کا زمانہ آیا تو انھوں نے تصنیف و تالیف کو زیادہ ترقي دي - تمام ممالک میں حکم بھیجدیا کہ احادیث نبوي مدون اور قلمبند کي جائیں - سعد بن ابراهیم جو بہت بڑے محدث اور مدینہ منورہ کے قاضي تھے ' اُن سے دفتر کے دفتر قلمبند کراے اور تمام ممالک مقبوضہ میں بھیجے - علامہ ابن عبد البر جامع بیان العلم میں لکھتے هیں :

عن سعد بن ابراهيم قال امرنا عمر بن عبد العزيز بجمع السنن فكتبناها دفترا دفترا فبعث الي كل ارض له عليها سلطان دفترا (مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶)	سعد بن ابراهیم کہتے هیں کہ عمر بن عبد العزیز نے هم کو احادیث کے جمع کرنے کا حکم دیا - هم نے دفتر کے دفتر لکھے ' عمر نے جہاں جہاں اُن کي حکومت تھي ایک ایک دفتر بھیجدیا -

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاري جو اس زمانہ کے بہت بڑے محدث ' امام زهري کے استاد ' اور مدینہ کے قاضي تھے ' اُن کو بھي خاص طور پر احادیث کے جمع کرنے کا حکم بھیجا (۳) -

حدیث میں حضرت عائشہ کي مرویات ایک خاص حیثیت رکھتي هیں - اُن سے اکثر وہ حدیثیں مروي هیں جو عقائد یا فقہ کے مہمات مسائل هیں ' اسلئے عمر ابن عبد العزیز نے اُن کي روایتوں کے ساتھہ زیادہ اعتنا کیا - عمرۃ بنت عبد الرحمن ایک خاتون تھیں ' اُن کو حضرت عائشہ نے اپنے آغوش تربیت میں پالا تھا ' تمام علما کا اتفاق ہے کہ حضرت عائشہ کي مرویات کا اُن سے بڑھکر کوئي عالم نہ تھا - عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن محمد کو خط لکھا کہ عمرہ کے مسائل اور روایات قلمبند کر کے بھیجدیں (۴) -

مغازي پر توجہ

اب تک محدثین نے مغازي وسیر کے ساتھہ اعتنا نہیں کیا تھا ' حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس فن کي طرف خاص توجہ کي اور حکم دیا کہ غزوات نبوي کا حلقۂ درس قائم کیا جاے - عاصم بن عمرو بن قتادہ انصاري (المتوفي سنہ ۱۲۱) اِس فن میں خاص کمال رکھتے تھے - اُن کو حکم دیا کہ دمشق کي جامع مسجد میں بیٹھہ کر لوگوں کو مغازي اور مناقب سکھائیں - یہ سیرت نبوي کا پہلا سنگ بنیاد تھا -

اسي زمانہ میں امام زهري نے مغازي پر ایک مستقل کتاب لکھي اور جیسا کہ امام سہیلي نے روض الانف میں تصریح کي ہے یہ

(۱) یہ ملحوظ رهنا چاهئے کہ حدیث کي کتابوں میں آنحضرت کے حالات اور اخلاق و عادات کے متعلق نہایت کثرت سے واقعات مذکور هیں جو سیرت کي تصنیف میں کافي مدد دیسکتے هیں تاهم تنہا ان سے کوئي کتاب طیار نہیں هوسکتي - اسکے علاوہ انمیں تاریخي ترتیب نہیں ہے - یہاں هم نے جن کتابوں کا ذکر کیا ہے حدیث کي کتابیں اُن کے علاوہ هیں -

(۲) اعلام مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳ -

(۳) یہ پوري تفصیل فتوح البلدان مطبوعہ یورپ صفحہ ۴۷۱ و ۴۷۲ میں ہے -

(۴) طبقات ابن سعد ذکر غزوۂ بدر صفحہ ۱۴ -

(۱) فہرست ابن الندیم صفحہ ۲۴۴ -

(۲) میزان الاعتدال ترجمہ عطاء بن دینار -

(۳) تہذیب التہذیب ترجمہ ابوبکر بن محمد و عمرۃ بنت عبد الرحمن و طبقات ابن سعد جز دوم حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ -

(۴) تہذیب التہذیب ترجمہ عاصم بن عمرو بن قتادہ -

اس فن کي پہلي تصنيف تهي - امام زهري اپنے زمانه کے اعلم العلما تهے' فقه اور حديث ميں انکا کوئي همسر نه تها ' نير امام بخاري کے شيخ الشيوخ هيں' انهوں نے آنحضرت کي حالات بهم پهنچانے ميں يه محنتيں اتهائيں که مدينه منوره ميں ايک ايک انصاري کے گهر پر جاتے - جوان ' بوڑها ' عورت ' مرد ' جو مل جاتا ' يهانتک که پرده (۱) نشين عورتوں سے جاکرآنحضرت کے اقوال اور حالات پوچهتے اور قلمبند کرتے - وه نسباً قريشي تهے ' سنه ۵۰ ه ميں پيدا هوئے - بهت سے صحابه کو ديکها تها - سنه ۸۰ ميں عبد الملک کے دربار ميں گئے ' اُسنے بهت قدر و منزلت کي - يه بات خاص لحاظ کے قابل هے که امام موصوف بخلاف اکثر ائمۂ حديث کے سلاطين کے دربار سے تعلق رکهتے تهے اور مقربين خاص ميں داخل تهے - هشام بن عبد الملک نے اپنے بچوں کي تعليم اُن کے سپرد کي تهي - سنه ۱۲۳ ميں وفات پائي -

امام زهري کي وجهه سے مغازي و سيرت کا عام مذاق پيدا هوگيا ' اُن کے حلقه درس سے اکثر ايسے لوگ نکلے جو خاص اس فن ميں کمال رکهتے تهے ' ان ميں سے يعقوب بن ابراهيم ' محمد بن صالح تمار ' عبد الرحمن بن عبد العزيز ' فن مغازي ميں خاص شهرت رکهتے تهے - چنانچه تهذيب التهذيب وغيره ميں ان لوگوں کا امتيازي وصف (صاحب المغازي) لکها جاتا هے -

زهري کے تلامذه ميں دو شخصوں نے اس فن ميں نهايت شهرت حاصل کي اور يهي دو شخص هيں جن پر اِس فن کا مدار هے : موسی بن عقبه اور محمد بن اسحاق - موسی بن عقبه خاندان زبير کے غلام تهے' حضرت عبد الله بن عمر کو ديکها تها - فن حديث ميں امام مالک کے اُستاد تهے - امام مالک لوگوں کو ترغيب ديتے تهے که فن مغازي سيکهنا هو تو اِن سے سيکهو - اُن کی مغازي کي خصوصيات يه هيں ' اور ان خصوصيات کي طرف خود امام مالک نے اشاره کيا هے :—

(۱) مصنفين روايات ميں صحت کا التزام نهيں کرتے تهے ' انهوں نے زياده تر اس کا التزام کيا -

(۲) عام مصنفين کا يه مذاق تها که کثرت سے واقعات نقل کرتے تهے ' اس کا لازمي نتيجه يه هوتا تها که هر قسم کی رطب و يابس روايتيں آجاتي تهيں - موسی نے احتياط کي اور اکثر وهي روايتيں ليں جو اُن کے نزديک صحيح ثابت هوئيں ' يهي وجهه هے که کتاب به نسبت اور کتب مغازي کے مختصر هے -

(۳) چونکه روايت حديث کے ليے کسي عمر کي قيد نه تهي اسلئے اکثر لوگ بچپن اور آغاز شباب هي سے حلقۂ درس ميں شامل هو جاتے تهے اور حديثيں سنکر لوگوں سے روايت کرتے تهے ' ليکن چونکه اس عمر تک واقعات کا صحيح طور سے سمجهنا اور محفوظ رکهنا ممکن نه تها ' اسليے اکثر روايتوں ميں تغير هوجاتا تها موسی نے بخلاف اوروں کے کبر سن ميں اس فن کو سيکها ' - (۲) سنه ۱۴۱ ميں انهوں نے وفات پائي -

موسی کي کتاب آج موجود نهيں - ليکن ايک مدت تک شائع و ذائع رهي اور سيرت کي تمام قديم کتابوں ميں کثرت سے اُسکے حوالے آتے هيں -

محمد بن اسحاق نے مغازي ميں سب سے زياده شهرت حاصل کي ' وه امام فن کے نام سے مشهور هيں - شهرت عام ميں اگرچه واقدي اِن سے کم نهيں ليکن واقدي کي لغو بياني مسلمه عام هے ' اِسلئے ان کي شهرت بدنامي کي شهرت هے - محمد بن اسحاق نے متعدد صحابه

(۱) تهذيب التهذيب ترجمه امام زهري (محمد بن مسلم)
(۲) تهذيب التهذيب ترجمه موسي بن عقبه -

کو ديکها تها ' علم حديث ميں ان کو کمال تها ' امام زهري کے دروازه پر دربان مقرر تها که کوئي شخص بغير اطلاع کے نه آئے ' ليکن محمد بن اسحاق کو اجازت تهي که جب چاهيں چلے آئيں - اُن کے ثقه اور غير ثقه هونے کي نسبت محدثين ميں اختلاف هے - امام مالک ان کے سخت مخالف هيں ' ليکن محدثين کا عام فيصله يه هے که مغازي اور سير ميں اُن کي روايتيں استناد کے قابل هيں - امام بخاري نے صحيح بخاري ميں ان کي روايت نهيں لي ' ليکن جزء القراة ميں اُن سے روايت کي هے اور تاريخ ميں تو اکثر واقعات انهي سے ليتے هيں -

فن مغازي کو انهوں نے اس قدر ترقي دي اور اس قدر دلچسپ بنا ديا که خلفاے عباسيه ' جو زياده تر دوسري قسم کي تصنيفات کا مذاق رکهتے تهے ' اُن ميں بهي مغازي کا مذاق پيدا هوگيا ' چنانچه ابن عدي نے اُن کے اس احسان کا خاص طرح پر ذکر کيا هے - ابن عدي نے يه بهي لکها هے که اس فن ميں کوئي تصنيف اُن کي تصنيف کے رتبه کو نهيں پهونچي (۱) -

ابن حبان نے کتاب الثقات ميں لکها هے که محدثين کو محمد بن اسحاق کي کتاب پر اعتراض تها تو يه تها که خيبر وغيره کے واقعات وه اُن يهوديوں سے دريافت کرکے داخل کتاب کرتے تهے ' جو مسلمان هوگئے تهے ' اور چونکه يه واقعات اُنهوں نے اپنے باپ دادا سے سنے تهے اسلئے اُن پر اعتماد نهيں هوسکتا - علامه ذهبي کي تصريح سے بهي ثابت هوتا هے که محمد بن اسحاق يهود و نصاری سے روايت کرتے تهے اور اُن کو ثقه سمجهتے تهے - سنه ۱۵۱ ميں وفات پائي -

محمد ابن اسحاق کي کتاب المغازي کا ترجمه شيخ سعدي کے زمانه ميں ابوبکر سعد زنگي کے حکم سے فارسي ميں هوا تها ' اُس کا قلمي نسخه اله آباد کے کتب خانه ميں هماري نظر سے گذرا هے -

محمد بن اسحاق کي کتاب کثرت سے پهيلي اور بڑے بڑے محدثوں نے انسے ان کے نسخه مرتب کيے - اسي کتاب کو ابن هشام نے زياده منقح اور اضافه کرکے مرتب کيا جو سيرت ابن هشام کے نام سے مشهور هے ' اصل کتاب اب کم ملتي هے ' اسلئے آج اسکي جو يادگار موجود هے وه يهي ابن هشام کي کتاب هے -

ابن هشام کا نام عبد الملک هے ' وه نهايت ثقه اور نامور محدث اور مورخ تهے - حمير کے قبيله سے تهے اور غالباً اسي تعلق سے سلاطين حمير کي تاريخ لکهي جو آج بهي موجود هے - اُنهوں نے سيرت ميں يه اضافه کيا که جو مشکل الفاظ آتے هيں اُن کي تفسير بهي لکهي - سنه ۲۱۳ ميں وفات پائي -

واقدي خود تو قابل ذکر نهيں ليکن اُن کے تلامذۂ خاص ميں سے ابن سعد نے آنحضرت اور صحابه کے حالات ميں ايسي جامع اور مفصل کتاب لکهي که آج تک اسکا جواب نه هوسکا -

ابن سعد مشهور محدث هيں - محدثين نے عموماً لکها هے که گو اُن کے استاد (واقدي) قابل اعتبار نهيں ليکن وه خود قابل سند هيں - خطيب بغدادي نے اُن کي نسبت يه الفاظ لکهے هيں : کان من اهل العلم و الفضل و الفهم و العدالة ' صنف کتاباً کبيرا في طبقات الصحابة و التابعين فاجاد فيه و احسن (۲) -

وه خاندان هاشم سے تهے - بصره ميں پيدا هوے ' ليکن بغداد ميں سکونت اختيار کر لي تهي - بلاذري جو مشهور مورخ هيں ' اِنهي کے شاگرد هيں - سنه ۲۳۰ ميں ۶۲ برس کي عمر ميں وفات پائي -

اِن کي کتاب کا نام طبقات هے - ۱۲ جلدوں ميں هے - دو جلديں خاص آنحضرت کے حالات ميں هيں اور يهي حصه دراصل سيرة نبوي

(۱) تهذيب التهذيب -
(۲) تهذيب التهذيب ترجمه محمد بن موسے -

ھے - باقي جلدیں صحابه کے حالات میں ھیں' اور چونکه صحابه کے حالات میں ھر جگهه آنحضرت کا ذکر آجاتا ھے اسلئے ان حصوں میں بھي سیرت کا بڑا سرمایه موجود ھے -

یه کتاب قریباً ناپید ھو چکي تھي ' یعني دنیا کے کسي کتب خانه میں اس کا پورا نسخه موجود نه تھا' شہنشاه (جرمني) کو اس کي طبع و اشاعت کا خیال آیا - چنانچه لاکهه روپے جیب خاص سے دیئے اور پروفیسر (ساخو) کو مامور کیا که ھر جگهه سے اسکے اجزا فراھم کر کے لاے - پروفیسر موصوف نے قسطنطنیه ' مصر' اور یورپ جاکر جابجا سے تمام جلدیں بہم پہنچائیں - یورپ کے بارہ پروفیسروں نے الگ الگ جلدوں کي تصحیح اپنے ذمه لي ' چنانچه نہایت اهتمام اور صحت کے ساتهه یه نسخه لیڈن (ھالنڈ) میں چھپکر شائع ھوا -

اس کتاب کا بڑا حصه واقدي سے ماخوذ ھے لیکن چونکه تمام روایتیں به سند مذکور ھیں' اسلئے واقدي کي خاص روایتیں به آساني الگ کرلي جاسکتي ھیں -

اس زمانه میں سیرت پر اور بہت سي کتابیں لکھي گئیں چنانچه کشف الظنون وغیرہ میں اُن کے نام مذکور ھیں ' لیکن چونکه نام کے سوا انکے متعلق اور کچهه معلوم نہیں' نه اُنکا آج وجود باقي ھے اسلئے ھم اُن کے نام نظر انداز کر دینے پر مجبور ھیں -

عام کتب تواریخ

سیرت کے سلسله سے الگ ' تاریخي تصنیفات ھیں - ان میں سے جو تاریخیں محدثانه طریقه پر لکھي گئیں' یعني جن میں تمام روایتیں به سند مذکور ھیں ' اُن میں آنحضرت کے حالات اور واقعات کا جس قدر حصه ھے وہ بھي در اصل سیرت ھے - ان میں سب سے مقدم اور قابل استناد امام بخاري کي دونوں تاریخیں ھیں ' لیکن دونوں نہایت مختصر ھیں - تاریخ صغیر چھپ گئي ھے - اس میں سیرت نبوي کے صرف پندرہ صفحے ھیں اور ان میں بھي کوئي ترتیب نہیں - کبیر البته بڑي ھے - میں نے اس کا نسخه جامع ابا صوفیه (قسطنطنیه) میں دیکھا تھا لیکن سوانح نبوي اس میں بھي کم ھیں ' اور جسته جسته واقعات بھي جس قدر ھیں ' بلا ترتیب مذکور ھیں -

تاریخي سلسله میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبري کي تاریخ کبیر ھے - طبري اس درجه کے شخص ھیں که تمام محدثین ان کے فضل و کمال اور وسعت علم کے معترف ھیں - انکي تفسیر احسن التفاسیر خیال کي جاتي ھے - محدث ابن خزیمه کا قول ھے که دنیا میں کسي کو ان سے بڑھکر عالم نہیں جانتا انہوں نے سنه ۳۱۰ میں وفات پائي -

بعض محدثین (مثلاً سلیماني) نے اُن کي نسبت لکھا ھے که یه شیعوں کے لئے حدیثیں وضع کیا کرتے تھے - لیکن علامه ذھبي میزان الاعتدال میں لکھتے ھیں :

هذا رجم بالظن الكاذب	یه جھوٹي بد گماني ھے ' بلکه واقعه یه
بل ابن جرير من كبار ائمة	ھے که ابن جریر اسلام کے معتمد اماموں
الاسلام المعتمدين !	میں سے ایک بہت بڑے امام ھیں -

تاھم علامه ذھبي نے اس موقعه پر لکھا ھے که " ان میں في الجمله تشیع تھا لیکن مضر نہیں " تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل ابن الاثیر' ابن خلدون' ابو الفداء وغیرہ انہي کي کتاب سے ماخوذ اور اسي کتاب کي مختصرات ھیں - یه کتاب بھي گویا ناپید تھي اور یورپ کي بدولت وجود میں آئي -

(باقي آینده)

[الہلال] اسکے بعد مولانا نے سیرة نبوي کي تمام تصنیفات کا مبسوط اور مفصل نقشه دیا ھے جو ۸ صفحوں میں آیا ھے - ھم نے اسکو چھوڑ دیا که بالفعل اسکي اشاعت ضروري نہیں -

آغاز تحریر میں مولانا نے سیرة نبوي کي اس خصوصیت کي طرف اشارہ کیا ھے که " مسلمانوں نے اپنے باني مذھب کے حالات جس تفصیل اور استقصاء کے ساتهه جمع کیے ' دنیا کي کوئي قوم اسکي نظیر نہیں پیش کر سکتي " چند کلمات اسکي نسبت عرض کرنا چاھتے ھیں که یه ایک نکته ضروري ھے -

اشرف ترین خصوصیت اسلام

اور برھان نبوت

نبوت ایک دعوا ھے ' جسکي دلیل نبي کي زندگي کے سوا اور کوئي چیز نہیں ھوسکتي - دلیل کیلیے ضرور ھے که اسکا نتیجه براہ راست مخاطب کو تسلیم دعوا پر مجبور کرے - ایک شخص دنیا میں ظاھر ھوکر دعوا کرتا ھے که وہ ھدایت و ارشاد کي ایک قوت الہي لیکر آیا ھے' اور باوجودیکه وہ اُسي قوم اور سوسائٹي کا ایک فرد ھے ' تاھم اسکے اندر ایک قوت ھے جسکے ذریعه وہ انسانوں کے اعمال و معتقدات کي صف اولت دیگا اور ایک بہت بڑي تبدیلي پیدا کردیگا ' پس ضرور ھے که وہ اس تبدیلي کا اولین نمونه خود اپني زندگي کو ثابت کرے - وہ اپني زندگي کي کتاب سب کے سامنے کھول دے اور اسکا کوي صفحه انظار عالم سے مخفي نہو - اسکي زندگي ویسي ھي ھو' جیسي ھر انسان کي ھوتي ھے' تاھم اسکے اندر نفس و جذبات کي تبدیلي کے وہ مظاھر ھوں' جنکے حاصل کرنے سے انسان کی تمام ملکوتي قوتیں عاجز آجاتي ھیں ' اور جنکو دنیا میں پیدا کردینے کا وہ مدعي ھے - وہ ثابت کرے که جس نفس کے تسلط سے آزاد کرانے کیلئے وہ آیا ھے ' اس سے خود بھي آزاد ھے - وہ خبائث اخلاقي ' جن کے قہار و جبار لشکر کو شکست دینے کا وہ مدعي ھے' اسکو خود بھي شکست دیچکا ھے - اس نے اپنے اخلاق و خصائل میں صفات الہیه کا ایک مظہر قدسي پیدا کرلیا ھے ' اور وہ باوجود پورے انسان ھونے کے پھر بھي اپنے اعمال کے اندر عام سطح انسانیت سے بالا تر ایک جلوۂ حق رکھتا ھے - مختصر یه که وہ قواے فطریۂ انسانیه کے جس صحت استعمال کا مدعي ھے' خود اسکي زندگي بھي اسکي شہادت دیتي ھے -

پس في الحقیقت نبي کیلئے دلیل حقیقي خود نبي کي زندگي کے اندر ھے' نه که اس سے باھر - نبي کي سچائي کیلیے سب سے بڑا معجزہ یه ھے که اسکي زندگي میں کوئي راز نہو' اسکي زندگي آفتاب کي طرح برھنه ھو مگر دھبے سے پاک ھو - وہ جزئیات جنکو تم نظر انداز کردیتے ھو' در اصل انسانیت کے کلیات کا اصلي سرچشمه ھیں - ایک شخص در و دیوار اور شجر و سنگ سے اپني صداقت کي گواھي دلاسکتا ھے' مگر دشمن پر قابو پاکر اس سے درگذر نہیں کرسکتا - ممکن ھے که ایک شخص آگ میں کود کر زندہ و سلامت نکل آے ' لیکن دیکھنا یه ھے که غیظ و غضب کي جب ایک خفیف سي چنگاري بھي اسکے دامن حلم پر لگي ھے' تو اسکا کیا حال تھا ؟ مولانا روم نے اس نکتے کو لکھا ھے :

روۓ آواز پیمبر معجزہ ست !

پیغمبر کي آواز اور چہرہ ' خود معجزہ ھے ' اور معجزات ھوں یا نہوں -

حضرت یوسف کے سامنے دو چیزیں آئیں : بارہ برس کي قید عفت و عصمت کے ساتهه ' اور ھمیشه کا عیش و عشرت عصیان و عدوان کے ساتهه' لیکن انہوں نے قید صداقت کو عیش معصیت پر ترجیح دي اور کہا :

قال رب السجن	خدایا ! جس شے کي طرف مجکو یه عورتیں
احب الي مما	بلاتي ھیں ' اسکے مقابلے میں تو قید کي

يدعونني اليه | سختيوں كو برداشت كرنا مجهے زياده پسند
(۱۲ : ۴۰) | و محبوب هے -

كتنے عبّاد شب زنده دار' زهاد زاويه نشيں' حكماے فطرت شناس' فلاسفۂ حقايق آگاه ' اور شناوران قلزم اخلاق و حكمت هيں جو دعوا كرسكتے هيں كه تنهائي اور سكون و طمانية كے كسي حجلۂ عيش ونشاط ميں ايک صاحب دولت وجاه فتنۂ حسن' منت وشوق' اصرار و التجا' تخويف و ترهيب كے ساتهه عيش شباب كي دعوت ديكر بلائگا اور كهے گا كه " هيت لک " اور پهر وه يه كهكر گردن موڑ ليں گے كه :

معاذ الله !	استغفر الله ! يه تو مجهسے كبهي نهيں هوسكتا
انه ربي احسن	تو ميرے آقا كي بيوي هے جس نے مجهكو
مثواي ' انه	اچهي طرح ركها هے - پهر كيا اپنے مالک كي
لا يفلح الظالمون	متاع ميں خيانت كروں ؟ حالانكه خائنوں كو
(۱۲ : ۲۳)	خدا كبهي فلاح نهيں ديتا !

اور پهر جب اسكي طرف سے اصرار وجوش ميں جبر هو' تو بالكل اس طرح ' جيسے كوئي انسان كسي خونخوار اژدهے سے بهاگتا هے ' وه بهاگ كر بچنے كي كوشش كريگا ؟

پهر دنيا ميں كتنے هيں نه وه اپنے كو حضرت يوسف كي جگه فرض كريں ' اور تخت مصر پر بيٹهكر اپنے بهائيوں كے ايک ايک جگر خون كن مظالم ياد كريں - ليكن جب وه بهائي ' جنهوں نے كنوئيں ميں ڈالكر هلاک كرنا چاها تها' ايک فقير و دريوزه گر كي صورت ميں اقرار قصور كريں كه : تالله لقد آثرک الله علينا وان كنا لخاطئين - تو اسكے جواب ميں انكي زبانوں سے " يوسف " كي طرح نكلے :

لا تثريب عليكم	آج كے دن ميري طرف سے تم پر كوئي الزام
اليوم يغفر الله	اور شكايت نهيں - ميں نے معاف كيا اور
لكم وهو ارحم	خدا بهي تمهارے قصور معاف كردے كه وه
الراحمين	ارحم الراحمين هے -

يهي خلق نبوت كي آواز هے' جو فتح مكه كے دن بهي دهرائي گئي تهي ' اور جن لوگوں نے اس داعي حق كو اپنے طرح طرح كے مظالم و شدائد سے ترک وطن پر مجبور كيا تها ' وه جب بے بس قيديوں كي صورت ميں اسكے سامنے لائے گئے تو اسنے كها تها : لا تثريب عليكم اليوم ' يغفر الله لكم وهو ارحم الراحمين -

حاصل سخن يه هے كه دعوے نبوت كي صداقت كيلئے اصل راه دليل نبي كي زندگي هے - اسكا كهانا پينا' رهنا سهنا' عزيزوں اور غيروں سے ملنا- گهر كي معاشرت' اور باهر كا سلوک ' يهي چيزيں هيں' جو ايک مدعي كے دعوے كي صداقت و عدم صداقت كي شهادت ديسكتي هيں - پس هر داعي الى الله كيلئے ضرور هے كه اسكي زندگي كا صفحه هميشه دنيا ميں كهلا رهے -

اس اصول كو پيش نظر ركهكر دنيا كے تمام بڑے بڑے بانيان مذهب كي زندگي كو ڈهونڈهيے' توفي الحقيقت ايک زندگي بهي ايسي نهيں هے ' جسكے ضروري حالات تک معلوم هوسكيں - تورات كي ابتدائي پانچ كتابيں (خروج) سے (استثنا) تک ضرور حضرت موسے كي زندگي كے حالات بتلاتي هيں' ليكن در اصل وه عهد موسوي كے بني اسرائيل كي تاريخ هے ' خود حضرت موسى كي زندگي كے خاص حالات كا اسميں كوئي حصه نهيں - اناجيل اربعه ميں اخر كے ڈهائي برس كے واقعات حضرت مسيح كے ملتے هيں' ليكن انسے بهي خود مسيح كي اصلي زندگي كا عقده نهيں كهلتا اور افسوس هے كه جسقدر حالات معلوم هوتے هيں ' وه نه صرف درجۂ نبوت ' بلكه درجۂ انسانيت سے گرے هوے هيں -

پهر اگر آج ايک طالب حق مذاهب عالم كو للكارے كه اپنے اپنے بانيان مذهب كي زندگيوں كو بازار تفحص ميں لاؤ' تاكه كهرا كهرے سے الگ كيا جاے ' تو اسلام كے سوا كون هے جو سامنے آسكتا هے ؟ يهوديوں كو چهوڑ دو كه وه سامنے نهيں آتے' ليكن (مسيحيت جو باوجود تيغ علم و مدنيت سے مذبوح هوجانے كے پهر بهي اپني موت كا اقرار نهيں كرتي) محض تاريكي كي ايک سياه چادر هے' جس ميں اس نے اپنے خداے مصلوب كي لاش كو صديوں سے لپيٹ ليا هے ' پهر چاهتي هے كه اس بے روح بوجهه سے عالم انسانيت كے كاندهوںكو اب بهي نجات نه دے -

فرض كرو كه ايک بدگمان شخص (يوحنا) كي زباني انجيل ميں يه پڑهتا هے كه يروشليم كي فاحشه عورتوں كے هاں بائبل كا مسيح مهمان هوا كرتا تها ' اور (بيت عنياه) ميں بعض جوان عورتيں تين تين سو دينار كا عطر جوش محبت ميں آكر اسكے پاؤں پر ڈالديتي تهيں اور پهر اپنے بالوں سے پونچهتي جاتي تهيں (يوحنا ۱۲:۳) نيز وه زنا كار عورتوں پر بهت شفيق تها اور ان كو سزا دينے سے انكار كرتا تها ' اور يه حجت پيش كرتا تها نه دنيا ميں سب گنه گار هيں ! (يوحنا ۸ : ۹) پهر وه سنتا هے كه يه روحاني معلم بچپن هي كے زمانے ميں مصر پهنچاديا گيا تها اور اپنا تمام عهد شباب وافات كسي نا معلوم الحال شهر ميں كاٹ كر تيس سال كے بعد اپنے تئيں ظاهر كيا تها ' تو انصاف كرو كه اسكے ليے كيا امر مانع هے كه وه مسيح كي مجهول وتاريک زندگي كے متعلق سخت سے سخت شكوک اپنے دل ميں پيدا نه كرے ' اور مسيحيت كو اسكا ذمه دار قرار نه دے كه بچپن سے ليكر جواني تک كي اصلي اور پر امتحان زندگي كے حالات پيش كيے جائيں ؟

امام طبري اور الزام تشيع

مولانا نے ديباچے كي آخري سطور ميں ابن جرير طبري كا ذكر كرتے هوے اس الزام بے اصل كي تغليط كي هے جسكو بعض محدثين نے انكي نسبت شهرت دي تهي اور انكو شيعه قرار ديا تها-

حال ميں بريلي سے ايک صاحب نے الهلال ميں شائع كرنے كيليے ايک تحرير رافعه " احراق بيت فاطمه " كي نسبت بهيجي هے ' اور اسميں اس الزام كو بهت طول ديا هے اور پهر هميں مجبور كيا هے كه بسلسله " اسئلة و اجوبتها " انكي تائيد كريں - افسوس هے كه هم انكي تحرير كي اشاعت بے سود سمجهتے هيں ' ان مباحث كيليے بيشتر سے ايک بهت بڑا ذخيره موجود هے - ليكن چونكه ضمناً يه ذكر آگيا هے اسليے يه كهدينا ضروري سمجهتے هيں كه (علامه طبري) كي نسبت انكي راے سے هم متفق نهيں هو سكتے -

اصل يه هے نه (ابن جرير) منجمله آن ائمه فن اور مجتهدين وقت كے تهے ' جو صاحب مذهب و تحقيق خاص هوے ' اسليے وه اپنے اجتهادات ميں كسي كي پيروي نهيں كرتے تهے - (سمعاني) نے انساب ميں تصريح كي هے نه يه مجتهد هيں' لوگ انكے مذهب كي پيروي كرتے هيں - سيوطي كے بيان سے معلوم هوتا هے چوتهي صدي تک انكے مقلدين موجود تهے (يعني جب تک كه تقليد شخصي شروع نهيں هوئي تهي) -

منجمله انكے اجتهادات مخصوصه كے ايک اجتهاد يه تها كه وه برخلاف تمام ائمه اهل سنت كے مسح قدمين كے قائل تهے - حديث خم غدير كي توثيق ميں بهي انكو نهايت غلو تها' چنانچه اس بارے ميں ايک خاص كتاب تصنيف كي -

ان اسباب نے ايک جماعت كو انكا مخالف كرديا' حنابله انسے برهم تهے كه اختلاف الفقها ميں انهوں نے امام احمد حنبل كو نهيں ليا' اور صرف ائمه ثلاثه كے مسائل پر بحث كي - انهوں نے بهي اس مخالفت ميں شركت كي ' نتيجه يه نكلا كه مسئله مسح قدمين كي وجه سے انكو تشيع كا الزام دياگيا - اس سے زياده اسكي اصليت نهيں -

قطرات اشک

یا

شہر آشوب اسلام

—○ * ○—

اے زباں، تجھہ سے تکلم کے طلبگار ہیں ہم   زخم دل تجھہ سے تبسم کے طلبگار ہیں ہم
ساز دل، تجھہ سے ترنم کے طلبگار ہیں ہم   اے تري آنکھوں کے قلزم کے طلبگار ہیں ہم
کر عطا، ذوق تپش، هستي سیماب اپني
دیدے چنگاریاں، اے نالۂ بیتاب اپني

اے مري نطق زباں! نالہ و افغاں ہو جا!   اے میري نوک قلم! همسر پیکاں ہو جا!
اے مري آہ! نکل دل سے پریشاں ہو جا!   قوت ضبط فغاں! جا، کہیں پنہاں ہو جا!
رنگ خوں آنکھہ سے ٹپکے ذرا گہرا ہو کر
اشک دامن میں جو آے، تو کلیجا ہو کر

آج عریاں ہے جو تھا سینۂ داغي مستور   یا رب اس باغ کي نکہت سے جہاں ہو معمور
میري صورت سے نمایاں ہے جو درد موفور   آپ بھي توڑ دیں اب زخم جگر کے انگور
میرے چہرے سے اگر رنگ تڑپ کر نکلے
اشک سے آپ کا دامن بھي مشجّر نکلے

* * *

اے مسلماں! همیں تجھہ سے ہزاروں ہیں گلے   سن لے، ممکن ہے کہ پھر همکو ملے یا نہ ملے
چمن دهر میں، غنچے ترے نغموں سے کھلے   تیرے نالوں سے جبل کیا فلک و عرش هلے
آج هنگامۂ هستي ترا خاموش ہے کیوں؟
نغمۂ صحبت دوشینہ فراموش ہے کیوں؟

حوصلوں کا وہ کلیجہ میں تلاطم نہ رہا   آرزوؤں کا وہ سینہ میں تراکم نہ رہا
ساز هستي کا وہ اگلا سا ترنم نہ رہا   جرأت آموز وہ انداز تکلم نہ رہا
قلب میں درد کي وہ لذت پنہاں هي نہیں
گلشن دهر میں تو زمزمہ ساماں هي نہیں

دعوا الفت کا مگر درد سے پیماں توڑا   زخم رکھنے ہو مگر پھر بھي نمکداں توڑا
صید کا عزم ہے اور تیر کا پیکاں توڑا   ہو مسلماں، مگر رشتۂ قرآں توڑا
ہوکے برهان کے طالب در ایقاں بھولے
سیرۂ زندگي " بوذر " و " سلماں " بھولے

ایک مٹھي میں اگر اونکے تھي اشتر کي مہار   دوسرے هات میں رکھتے تھے برهنہ تلوار
زخمي سعي تھے پا، درد سے سینہ تھا فگار   نشۂ بادۂ ایماں سے مگر تھے سرشار
وہ جلالت تھي، وہ هیبت تھي شتربانوں کي
جھک گئیں گردنیں ایران کے سلطانوں کي!

دبدبۂ پرشان عرب کا وہ پر از جوش قشون   تیغ ہو جاے، اگر هات میں لیں وہ عرجون
سحر تھا باتوں میں اور آنکھوں میں اونکے افسوں   چشم و لب کي حرکت سے کیا اعدا کو زبوں
نام سے اون کے سلاطین عجم کانپتے تھے
سامنے آئے ہوے قلب و قدم کانپتے تھے

جس صف بڑھگئے اون عزم و ظفر لیکے بڑھے   جس طرح نور و صفا ساتھ قمر لیکے بڑھے
رزم دشمن سے جو پھر اپني خبر لیکے بڑھے   جھک گیا رن تو بس لطف نظر لیکے بڑھے
هل گیا " قاف " سواروں سے اگر ٹکرا کر
" نیل " سے ملکئے پرچم بھي ادھر لہرا کر

* * *

کس روز ... یہ محمد ثاني   بگڑي آئے، حلقہ میں عرب و ایراني
مونچھہ بل کھاے ہوے جس سے بھري پیشاني   تیور ایسے اسہ ... تیر کا پتہ پاني
تھي تنک هات اٹھاے اونمیں برهنہ شمشیر
سان وہ نیزوں کي تھا ترک فلک بھي نخچیر

بت مریم سے نصاریٰ کو ادھر تھي امید   اب فلک سے کوئي ترکوں په بلا آئي شدید
جھانکتا ھي تھا ابھي بام فلک سے خورشید   که ادھر نورکو ظلمت په ھوئي یوں تصعید
دیر معمور تھا اسلام کے جانبازوں سے
" صوفیا " گونج اٹھا تکبیر کي آوازوں سے

زلزله پڑگیا یورپ کے کلیساؤں میں   کھلبلي مچگئي یونان کے داناؤں میں
آج غواص تھے تیونس کے جو دریاؤں میں   ڈیرے کل ڈالدیے روم کے صحراؤں میں
بجلیاں تیغ کي گر آج گریں بلقاں پر
چھا گئیں کل رھي بادل کیطرح ایران پر

سر سودا زده میں عشق کي شوریدگي تھي   سینه پر داغ تھا اور قلب میں تفتیدگي تھي
حوصلے دل میں تھے اور روح میں بالیدگي تھي   جس طرف دیکھیے اسلام کي رولیدگي تھي
شعله توحید کا ھر دل میں بھڑک جاتا تھا
کفر تک نام خدا سنکے پھڑک جاتا تھا

* * *

یا رھي ترک ھیں بلقان میں اب یوں پامال   خستگي روح میں' اعضا میں تھکن' دل میں ملال
چھرے سب سرخ ھیں اور خون سے یوں کپڑے لال   ڈالدے ھولي میں جس طرح کوئي رنگ گلال
سیل خون شھدا سے ھوا صحرا دریا
پٹ گیا لاشوں سے اور بنگیا دریا صحرا

ھوگئے قتل مکیں اور مکاں ھیں مسمار   جس طرف دیکھیے لاشوں کا لگا ھے انبار
بوڑھے ھیں ذبح جدا قتل الگ ھیں بیمار   ھے زمیں خون خواتین عرب سے گلنار
گردنیں بچوں کي اور آھني شمشیریں' آہ !
کیسي خاموش ھوئیں بولتي تصویریں' آہ !

سن کے یه سینه میں بیچین جگر ھو که نه ھو   خونفشاني کا محل دیدۂ تر ھو که نه ھو
اپنے اعضا کي جراحت کي خبر ھو که نه ھو   اپنے انجام په کچھه تجھه کو نظر ھو که نه ھو
نه سھي یه بھي' مٹیں ترک تو کچھه فکر نہیں
شمع فاران' مگر ڈر ھے نه بجھه جاے کہیں

* * *

نه ترے نالے میں اب کچھه شرر افشاني ھے   رجز ھے وہ' نه وہ انداز حدي خواني ھے
نه ترے سینۂ صد چاک کي عریاني ھے   نه جنوں کي تري وہ سلسله جنباني ھے
تو بھلا بیٹھا غضب لذت دلسوزي کو
بیقراري کو' مذاق تپش اندوزي کو

کیف کي اب نه رھي آنکھه میں سرخي باقي   نه وہ رفتار میں ھے لغزش مستي باقي
بزم میں ساقي' نه اب بادۂ صافي باقي   ھے فقط تذکرۂ جام و صراحي باقي
محفل عشرت دوشینه کا افسانه ھے
بازي باد سحر کو پر پروانه ھے

سر طاعت ھے' نه ھے ذوق نیایش باقي   نه بسالت کا رھا شوق نمایش باقي
طلب ارج کي ھے اب' نه گرایش باقي   رہٹي غیرکي اک مدح و ستایش باقي
خس سکوں چاھے تو گرداب کو کب پروا ھے
گرد' شکوہ رم آھو سے کرے' سودا ھے

(نیاز محمد خان "نیاز" محمد نقم دہلوي)

شؤون عثمانیه

مظالم سرویا

— * —

البانیا کو یورپ ترکوں کے ظلم سے نجات دلاکر مسیحي امن و رحم کا درس دیتا ہے !

— * —

مقامي معاصر استیٹسمین کا نامه نگار لندن سے لکھتا ہے :

" ڈیلي ٹیلیگراف کے نامه نگار کے بیان کے بموجب باشندگان البانیا پر موجودہ جنگ کے اثناء میں ہیبتناک مظالم کا ارتکاب کیاگیا تھا - وہ علانیه لکھتا ہے که (البانیه) کے مظالم کي (جنکے ذمه دار مغرور سروي افسر اور سپاهي هیں) تصدیق آسٹروي' انگریزي' اٹالوي' اور ناروي نامه نگاروں نے ناقابل انکار زور کے ساتھه کي ہے - اِن تمام مظالم کي روئداد' جو سروي سپاهیوں کي طرف سے عمل میں آئے تھے' آسٹریا هنگرین گورنمنٹ کي طرف سے فراهم کي گئي ہے - روئداد ظاهر کرتي ہے که تمام ظالمانه گرفتاریاں جو تاریخ عالم میں بیان کیجاتي هیں جنرل (جنکوونچ) کے سپاهیوں کے هاتھوں تمام علاقه البانیا میں دهرائي گئیں - صرف کومانو اور اسکوب کے درمیاني حصے میں تین هزار آدمي قتل کیے گیے - پرستینیا کے قریب ۵ هزار آدمي سروي هاتھوں سے نذر اجل هوے' لیکن کسي بهادرانه جنگ میں نہیں' بلکه ایک وحشیانه قتل عام میں - بہت سے دیہاتوں کے مکانوں میں آگ لگاکر انساني آبادیوں کو کوڑے کرکٹ کي طرح جلادیا گیا' انکے مظلوم رهنے والے جب گھروں سے باهر کھلے میدان میں نکلے' تو چوهوں کي طرح گولیوں سے مار ڈالے گئے - شوهر بیوي اور بچوں کي آنکھوں کے سامنے قتل کیے گیے' اور عورتوں کو ان بچوں کي حفاظت پر مجبور کیا گیا جو بلا مبالغه سنگینوں سے ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے تھے - مسلمانوں کو پھانسي پر چڑھاتے رهنا سروي سپاهیوں کي ایک ایسي روزانه تفریح تھي' جسکے بغیر وہ ایک دن بھي بسر نہیں کرسکتے تھے - اگر کسي گھر میں هتیار پائے جاتے تھے تو تمام گھر والوں کو یا توگولي مار دیجاتي یا پھانسي پر لٹکا دیا جاتا - ں قدر بیکس مسلمان اس تاریخ عالم کے بے نظیر قتل عام میں هلاک یے گئے ؟ اِسکا صحیح جواب کبھي بھي نہیں دیا جاسکے گا - البته اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے که ایک مرتبه صرف ایک دن کے اندر ۱۳۶ - اشخاص کو پھانسي دیگئي تھي !

هنگري کا ایک شریف آدمي (هرٹومش) سابق سکریٹري وزیر اعظم کا بیان ہے که میں نے جب سفر کیا تو " (پرزرینڈ) سے لیکے (اپکس) تک سڑک کے دونوں طرف جلے هوے دیہاتوں کے علاوہ اور کچھه نہیں دیکھا - لب راہ پھانسیوں کي قطاریں تھیں جن پر البانیوں کي لاشیں لٹک رهي تھیں " (بلغراد) سے شائع هونے والے اخبارات نے بھي وہ مظالم بیان کیے هیں جو سروي سپاهیوں کے دست وحشت سے بغیر کسي طرح کي ندامت کے عمل میں آئے -

کرنیل (آسترش) کي فوج جب (پرزرینڈ) میں داخل هوئي تو کرنل مذکور نے با آواز بلند کہا " " مارو اور زنده مت چھوڑو ! "

بلغاري اخبارات کہتے هیں که یه لفظ زبان سے نکلا تھا که بھوکے بھیڑیوں کي طرح سپاهي گھروں پر ٹوٹ پڑے اور جو انسان سامنے آیا بے دریغ اسکو قتل کیا گیا - پري لیپ کسرو' اور ورچنزا کي وحشت کاریاں اِن مظالم اور سفاکیوں سے بھي زیادہ عالم انسانیت کو رولانے والي هیں اور انکے مقابلے میں وہ سختیاں رحم و محبت معلوم هونے لگتي هیں' جو البانیا کے لوگ ترکي حکومت کے زمانے میں برداشت کرتے تھے -

ایک ممتاز البانی شخص جو پرزرینڈ سے کریزیم واقع (اسٹریا) میں بھاگ آیا تھا اور جس نے اپنا عہد شباب آسٹریا میں زیر تعلیم بسر کیا تھا' حسب ذیل داستان بیان کرتا ہے :—

" سروي سپاهیوں کے آگے اپنے آپ کو البانی ظاهر کرنا اسکے لیے کافي تھا که اسکو فوراً گولي مار دي جاے - ایسا بارها هوا که جو لوگ البانی مسلمانوں کے مقروض تھے انهوں نے اپنے مسلمان قرض خواهوں کو ظاهر کردیا اور وہ بلا استثناء پھانسي پر لٹکا دیے گئے -

(اسکوب) میں تمام مسلم البانیوں کو افسروں نے گولي ماردي اور جس گھر میں ایک معمولي شکار کا چھرا بھي نکلا اس کے مالک کو بغیر کسي پرسش کے هلاک کردیا گیا - ورسودنٹش میں سروي کمانڈر نے مفرور باشندوں کو اپنے اپنے مکانوں میں واپسي اور هتیار رکھنے کے لیے حکم دیا' اور جب ان مظلوموں نے تعمیل کي' تو اس غدار نے معاً ۴ سو آدمي قتل کردیے "

صلیب احمر کا ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے :

" سرویا کو جہاں جہاں البانی ملے' بلاتامل قتل کرڈالے گئے - عورتیں' بچے' اور بوڑھے تک نہیں چھوڑے گئے - میں نے سرویا قدیم میں بیشمار گاؤں دیکھے' جنکو آگ لگادي گئي تھي اور اسکے شعلے بھڑک رهے تھے - (کراٹوو) اور (سلیفنوٹس) میں سیکڑوں قیدي قطار در قطار کھڑے کیے گئے اور مشین گن توپ کے گولوں سے اڑادیے گئے (سینجیکا) کے قریب جنرل (زیوارٹش) نے ساڑھے نو سو شریف البانی مسلمانوں اور ترکوں کو قتل کیا "

[جس قوم نے آٹھه سو برس تک اسپین میں عیسائیوں کو زندگي اور راحت دي' جن نادان اور بے وقوف ترکوں نے اُس سطوت و جبروت کے زمانے میں جبکه وائنا کے دروازوں پر انکے گرز پڑتے تھے' عیسائیوں کو اپني استین میں بٹھاکر دودھ پلایا' یقیناً وہ اب علم برداران صلیب کے هاتھوں اسي سزا کے مستحق هیں وان في ذلك لايت لکم' ان کنتم مومنین الهلال]

سالونیکا کے چنگي خانه میں چوري

— * —

(سالونیکا) میں یونانیوں کي غارتگري ابھي ختم نہیں هولي تھي که چوري کا بازار گرم هو گیا -

قسطنطنیه کے انگریزي اخبار (لویڈ عثماني) کو معلوم هوا ہے که یوناني فوج کے قبضه (سالونیکا) کے بعد سے اسوقت تک چنگي خانه کا جسقدر مال چوري گیا ہے' اسکي قیمت کا اندازہ تین ملین گني کیا جاتا ہے - اسکو یه بھي معلوم هوا ہے که انگریزي کونسل نے اس بد نظمي پر اعتراض کیا ہے اور یوناني حاکم سے فرمایش کي ہے که چنگي خانه کے مسلمان سنتري پھر مقرر کردیے جائیں' کیونکه انھي کے نکال دینے سے یه حالت پیش آئي ہے - یه ہے حالت اُس قوم کے امن و نظم کي' جو تہذیب و تمدن کي اشاعت کے لیے ایشیائي سیادت کا تخت الٹ دینا چاهتی ہے !

...ed & Published by A. K. AZAD at The HILAL Electrical Press